بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسرٰی بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصٰی

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

قیمت پیشگی ہے

قیمت از معاونین ھے

قادیان میں ہے

اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۰

آں مسیح دورِ آخر مہدئ آخر زمان

قیمت از غرباء و طلبا و غیر مذاہب ہے ۲

گورنمنٹ

جلد (۶)

مورخہ ۱۳ ۔ ذیعقدہ ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۹ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء

نمبر ۵۱

فی پرچہ ۲ ر

گرچہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

دوا بینی شفا بینی بغرض ار الامان بینی

از ایڈیٹر

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے ۔ کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اُنکا مغلوب نہو گا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم ۔ یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتے الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کرے گا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کرے گا اور بہر حالت راضی بقضاء ہو گا اور ہر ایک ذلت اور دُکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیرے گا بلکہ قدم آگے بڑھائے گا ۔ ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اُوپر قبول کرلیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ۔ نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا ۔ اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اِس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اُس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہو گا ۔ کہ اُسکی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمده از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یک قدم دوری ازان عالی جناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست و گورنمنٹ مئے ۳۰
عام قیمت پیشگی بمعہ اوراق دنیوی
اخبار ۔۔ ۔۔ ۔۔ للعہ
مابعد ۔۔ ۔۔ ۔۔ صہ
عام قیمت پیشگی بغیر اوراق دنیوی
اخبار ۔۔ ۔۔ ۔۔ سے ر
فی پرچہ ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۲ ر

جو صاحب تاریخ اجراء سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نکرینگے ان سے حساب مابعد لیجاوے گی جو اخبار وقت پر نہ پہونچے اُسے پندرہ یوم اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید نہ اخبار میں دیجاوے گی علیحدہ رسید نہ روانہ ہوگی لیکن جو صاحب قادیان میں دستی قیمت دیں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھ کر دریافت کرنا چاہیئے ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمدؐ کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور

وحی الٰہی کی تائید مکہ معظمہ سے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی و معظمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ بدر مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام درج ہے جو آپ کو جمعرات کو ہوا تھا کہ "عید تو آج ہے چاہو کرو یا نہ کرو" اگرچہ عام طور پر تمام ہندوستان میں باستثنائے چند مقامات عید جمعہ کو ہوئی تھی۔ مگر یہ غیب کی خبر جو اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو دی اور جو یقینی تھی وہ یہی تھی کہ عید جمعرات کی ہے۔ اب مکہ شریف سے جو خطوط موصول ہوئے ہیں اُن سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں عید جمعرات کی تھی یعنے بموجب الہام ہمارے امام صاحب۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاص خانہ کعبہ میں جمعرات کی عید ہونے کے معنے یہی ہیں کہ بدھ کی شام کو چاند ہوگیا تھا۔ اگرچہ عام طور پر ہندوستان میں دیکھنے میں نہیں آیا مگر اس کی حقیقت کی اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو اطلاع دیدی۔ یہ بھی ایک نشان ہے۔ اور ہمارے امام علیہ السلام کی صداقت اور اس کی سادگی پر ایک بیّن دلیل۔ ہمارے مخالفین اور دنیا کے اہل الرائے اس معاملہ میں غور کریں کہ کس سادگی اور جرات کے ساتھ ہمارے حضرت صاحب اپنے الہام دنیا کے سامنے پیش کردیتے ہیں اگرچہ قادیان میں اس دن عید نہیں کی گئی مگر خدا تعالےٰ کا پیغام جو پہونچا تھا وہ کھولکر بتا دیا گیا۔ اور آخر وہی ہوا۔

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک دفتر سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانجات ڈیرہ اسمٰعیلخان۔

خبریں ضروریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

دوست صادق محب واثق جناب مفتی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حال میں آپکے اخبار کے متعلق چند صاحبان نے دو تحریکیں کی ہیں۔ اول یہ کہ اس میں دنیاوی خبریں ہوا کریں اور دوم یہ کہ اخبار ہفتہ میں دوبارہ کر دیا جاوے۔ چونکہ میں بدر سے خاص محبت رکھتا ہوں اور اس کی ترقی اور بہبودگی کا خواہشمند ہوں اس وجہ سے میں نے بھی مناسب سمجھا کہ اپنی ناچیز رائے اس کے متعلق ظاہر کروں۔

(۱) یہ بات مُسلّم ہے۔ کہ ہم کو دنیاوی خبروں کی بھی سخت ضرورت ہے۔ نہ صرف ہندوستان کی بلکہ تمام روئے زمین کی۔ کیونکہ زمانہ کی ضروریات اور اس کے حالات سے آگاہی بھی لازمی ہے۔ اور یہ بغیر اخبار ممکن نہیں چونکہ ہمارے قومی اخبارات میں ملکی خبریں نہیں ہوتیں اسوجہ سے باوجود خریدنے الحکم۔ بدر و دیگر رسائل کے ایک نہ ایک اور اخبار خریدنا یا کم از کم اس کا مطالعہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

بدر میں ملکی خبروں کا اندراج ایک عمدہ تجویز ہے مگر سوال یہ ہے۔ کہ اس کے لئے گنجائش کہاں سے آوے۔ مجھے یاد ہے۔ کہ کچھ عرصہ ہوا کہ اس اخبار میں ملکی خبروں کا ایک صفحہ شائع ہوتا تھا۔ میں ایسی خبروں کے مخالف ہوں جو پرانی ہوکر چند تبادلے کے اخبارات سے حاصل کی جاویں اور اس سے اخبار کی وقعت کم ہوتی ہے۔ ساتھ ہی اس کام کے لئے اخبار میں سے ایک دو صفحہ کی گنجائش نہ نکل سکتی ہے اور نہ ہی ایک دو صفحہ اس کے لئے کافی ہیں۔ ملکی خبروں اور تمام دنیا کے حالات کے متعلق ضروری ہے کہ کم سے کم چار صفحہ کا ضمیمہ بدر کے ساتھ علیحدہ نکلا کرے مگر اس کی تیاری کے لئے خاص اہتمام چاہیئے چند روزانہ اور ہفتہ وار انگریزی اور اردو اخبارات قیمتاً حاصل کئے جاویں اور علاوہ اس کے ہر بڑے شہر میں جہاں کہ احمدی جماعت موجود ہے۔ بدر کے اس ضمیمہ کے لئے ہر جگہ نامہ نگاروں کی ضرورت ہے۔ جو وقتاً فوقتاً مقامی خبریں لکھتے رہا کریں۔ میرا خیال ہے کہ اس ضمیمہ کے لئے علیحدہ ایک سب اڈیٹر بھی ہو جو آپکے ماتحت اور آپکی ہدایات کے موافق اپنا کام کرے کیونکہ آپ پہلے ہی اخبار میں دبے ہوئے ہیں۔

یہ تمام انتظام خرچ چاہتا ہے۔ جسکا انتظام بھی ضروری ہے۔ اگر ناظرین بدر کو واقعی یہ شوق ہے کہ ان کے اخبار میں ملکی خبریں ہوا کریں تو وہ اس ضمیمہ کو خریدیں اور اس کا چندہ پیشگی ادا کریں چونکہ محصولڈاک کی ضرورت اس ضمیمہ کے لئے نہ ہوگی میرے خیال میں کم سے کم ایکروپیہ قیمت اسکی اسصورت میں ہو کہ سات سو خریدار اس ضمیمہ کیلئے پیدا ہو جاویں۔ اور بغیر پوری ہونے اس تعداد کے اس کام میں ہاتھ ڈالنا مشکل ہے۔ اگر سات سو یا اس سے زیادہ خریداروں کی خواہش ہو تو اس کام کو شروع کر دیا جاوے ورنہ ہر شخص کا اختیار ہے۔ کہ ملکی خبروں کے حاصل کرنے کے لئے جسطرح چاہے۔ بطور خود انتظام کرے۔

(۲) دوسری تجویز یہ ہے کہ بدر کو ہفتہ میں دوبار کر دیا جاوے جسکے متعلق بندہ صاف صاف عرض کرتا ہے کہ یہ قبل از وقت ہے بدر ہرگز ہفتہ میں دوبار بالفعل نہیں ہونا چاہیئے جبکہ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اخبار کی حالت ابھی تک پوری پوری اطمینان بخش نہیں اور نہ ہی اس سے اصل سرمایہ پر کچھ منافع حاصل ہونا شروع ہوا ہے۔ تو پھر ہفتہ میں دوبار کرکے اخبار کو پھر مشکل میں ڈالنا ہے آجکل تیرہ سو پرچوں کی اشاعت کے لئے کم سے کم تیرہ سو پیسہ فوراً محصولڈاک کیلئے درکار ہیں۔ تو پھر اس خرچ کو ہفتہ میں دوبارہ کرنا بغیر کافی فنڈ کے عقلمندی سے بعید ہے اور امید کامیابی کی کم ہے میری ناچیز رائے یہ ہے کہ دونوں اخبار بدر اور الحکم بالفعل ہفتہ میں ایکبار ہی شائع ہوں۔ البتہ ایک بڑا نقص انکی اشاعت میں ہے جس کا رفع کرنا لازمی ہے بدر ایک مقررہ دن شائع ہوتا ہے اور الحکم او ایک مقررہ تاریخ کو یا اس کے دوسرے روز۔ بارہا ایسا ہوتا ہے یہ دونو اخبار ایک ہی روز قادیان سے روانہ ہوتے ہیں اور اس طرح خریداروں کو ایک ہی روز پہونچتے ہیں یہ بڑا نقص ہے۔ یہ میں تسلیم کرتا ہوں کہ دونوں اخبارات کے مضامین اور ان کا مذاق علیحدہ ہے۔ مگر قادیان کی خبریں اور کلمات طیبات جو اخبار کا مغز ہیں وہ دونوں میں شریک ہیں اور اس سے دونو اخبار خریدنے کا شوق کم ہوجاتا ہے۔ اس نقص کی اصلاح یوں ہوسکتی ہے کہ دونو اخبار مقررہ تاریخوں میں شائع ہوں اور ہر ایک اخبار دوسرے سے تین چار روز بعد میں شائع ہوا کرے۔ مثلاً الحکم چونکہ ۱۰ - ۱۷ - ۲۴ - اور اخیر تاریخ کو شائع ہوتا ہے بدر کو ضرور نہیں۔ کہ ہر جمعرات کو ہی شائع ہو بلکہ اگر وہ ہر مہینہ کی ۵ - ۱۲ - ۲۰ - ۲۷ - تاریخ یعنے مہینہ میں چار بار شائع ہو تو اسطرح جو لوگ دونوں اخبار خریدتے ہیں انکو ہفتہ میں گویا دو پرچہ پہونچتے رہیں گے۔ یعنی ۵ - ۱۰ - ۱۲ - ۱۷ - ۲۰ - ۲۴ - ۲۷ اور اخیر تاریخ اور اس طرح جو مدعا ہے۔ کہ اخبار ہفتہ میں دوبارہ ہو وہ بھی حاصل ہو جاویگا اور جو لوگ صرف ایک اخبار خریدتے ہیں انکو دوسرا اخبار بھی خواہ نخواہ خریدنے کا شوق ہوگا۔ جو شوق کہ موجودہ صورت میں ہرگز نہیں ہوسکتا کیونکہ بسا اوقات آجکل دونوں اخبار ایک روز پہونچتے ہیں اور الہامات و دیگر مقامی خبریں اور کلمات طیبات یکساں ہوتی ہیں۔ اس طرح ہر شخص کو اختیار ہوگا کہ ہفتہ میں دوبار اخبار پڑھنا ہو تو دونوں اخبار خریدے ورنہ ایک ہی۔ اور ناظرین اخبار کو بھی پڑھنے میں آسانی ہوگی جناب کو اس کے متعلق ضرور غور کرنی چاہیئے اور بدر کو بجائے ہر جمعرات کے ۵ - ۱۲ - ۲۰ - ۲۷ تاریخ شائع کرنیکا انتظام کرنا چاہیئے اگر دیگر صاحبان بھی اس رائے سے متفق ہوں۔ میری ناچیز رائے جو تھی عرض کردی

خاکسار میرزا محمد شفیع ہیڈ کلرک ڈیرہ اسمٰعیل خان۔

قومی توجہ کے لائق

مبارک ہین وے جو اپنی جانون اور اپنے مالون کو خدا تعالےٰ کی راہ مین قربان کرتے ہین۔ کیونکہ خدا ان سے پیار کرتا ہے۔ اور ان کی تجارت کو فائدہ مند کرتا ہے

لنگر سب سے اول مین اس عرضداشت ذیل مین احباب کو چندہ لنگر کی طرف توجہ دلاتا ہون۔ جو موجودہ مصارف مین سے سب سے زیادہ اہم ہے۔ لیکن چونکہ اس کا انتظام خاص حضور اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھ مین ہے اس واسطے اس کے لئے مدرسہ یا میگزین کی طرح کوئی ایسا مہتمم نہین جو ماہ بماہ احباب کو اس کے واسطے یاددہانی کراتا رہے۔ لنگر کے اخراجات بہ سبب کثرت آمد و رفت احباب اور توسیع مکانات اور ضروری اخراجات کے دن بدن بڑھتے جاتے ہین۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ ہر چندہ لنگر کو خاص اہتمام کے ساتھہ ماہ بماہ بخدمت حضرت اقدس ارسال کیا کرین اور اس کے علاوہ چونکہ جلسہ سالانہ کے ایام قریب آتے جاتے ہین۔ اس لئے لنگر کے لئے خاص یکمشت چندہ کرنے کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور جہان جہان انجمنین بن چکی ہین۔ وہان کے سکرٹریون کو بھی ابھی سے فکر کرنا چاہیئے۔ اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہین۔ کہ سیالکوٹ کے معزز احباب اس کام مین ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصہ لیتے ہین۔ اور اب کے بھی اُمید ہے کہ ایسا ہی کرینگے اور دوسری انجمنین بھی ان کے اس نمونہ سے فائدہ اوٹھائینگی۔ لنگر کا روپیہ وہ ہے۔ جو براہ راست اللہ کے رسول کے ہاتھہ مین جاتا ہے۔ اور اُنہی مبارک ہاتھون سے خرچ ہوتا ہے۔

پیارو! یہ موقعہ کب تک تمہارے ہاتھ مین رہیگا۔

احباب سیالکوٹ نے قریب ایک ہزار چندہ جمع کرنے کی تجویز کرلی ہے۔ جسمین سے نصف کے قریب وہ روانہ بھی کرچکے ہین۔

ضروری یاددہانی

سالانہ جلسہ قریب آرہا ہے اس لئے تمام احمدی انجمنون کی خدمت مین گذارش ہے کہ وہ اپنے ان سے آنے والے احباب کی تعداد سے فوراً اطلاع دے دین تاکہ ضروری انتظام کے لئے غور کرنے کا موقعہ ان لوگون کو مل سکے جو اس تقریب پر خدمت احباب پر مامور ہوتے ہین۔ عین وقت پر مہمانون کے اتارنے اور ان کے لئے جگہ کی تجویز مین دقتین پیدا ہو جاتی ہین اس لئے جہان جہان احمدی انجمنین قائم ہین وہ اپنے ضلع کی انجمن کے سکرٹری صاحب اُس قدر تعداد سے اطلاع دین جس قدر احباب قادیان آنے والے ہون انجمن کے ضلع کے سکرٹری صاحبان راقم الحروف کو اطلاع دینگے اور اس طرح پر انتظامی امور مین سہولت ہوگی ایسی تمام اطلاعین جلد پہونچ جانی ضروری ہین۔ ایسا ہی تمام احمدی بھائی یاد رکھین کہ جو احباب آئین وہ اپنا بستر اور لحاف ساتھہ لادین۔ لحافون اور بسترون کا کوئی انتظام نہین ہو سکتا۔ اس مین ہرگز فروگذاشت نہ کی جاوے۔

پہلے بھی لکھا گیا ہے اور اب پھر یاد دلایا جاتا ہے کہ مہمان خانہ مین غریب اور نادار مہاجرین اور بعض مسکین اور یتیم طلبار اور بعض دوسرے نادار طلبار کے لئے لحافون اور گرم کپڑون کی حاجت ہے جو احباب اس کار خیر مین حصہ لین گے وہ عند اللہ ماجور ہون گے۔

یعقوب علی سکرٹری انجمن احمدیہ قادیان۔

رسید زر

۹ دسمبر ۱۹۰۷ء عـ۱۸۴۳ ۔ صدرالدین صاحب سے؍
۹ 〃 〃 عـ۸۳۰ امام الدین صاحب سے؍
۹ 〃 〃 عـ۱۸۰۸ ۔ مرزا الٰہی بخش صاحب سے؍
۹ 〃 〃 عـ۹۶ ۔ محمد ابراہیم صاحب سے؍
۹ 〃 〃 عـ۱۸۴۴ ۔ محمد حسن صاحب ۱۲؍
۹ 〃 〃 عـ۶۶۹ ۔ علی محمد صاحب سے؍

بغداد سے حلب آٹھ روز مین

بغداد سے حلب تک قافلہ کے ساتھہ معمولی طور پر لوگ ۲۲ روز مین پہونچا کرتے تھے مگر اب قریب تین مہینے سے کسی باہمت تجار کی طرف سے گھوڑے گاڑیون کا سلسلہ شروع ہوگیا ہے۔ جسکی بدولت مُسافر یہ چھبیس دن کا سفر آٹھ ہی روز مین طے کر لیا کرتے ہین۔ علاوہ وقت مین نہائت معقول کفایت نکل آنے کے ان گھوڑے گاڑیون کی بدولت مسافرون کو آسائش بھی اس سفر مین پہلے سے زیادہ ملنے لگی ہے اور ان کا خرچ بھی نسبتاً کم ہوگیا ہے۔ درجہ اول کی سواری کے لئے چار پونڈ اور درجہ دوم کی سواری کے لئے دو پونڈ عثمانی مقرر کئے گئے ہین ہمارا نامہ نگار بغداد سے ہمین اطلاع دیتا ہے کہ ریل کی سڑک بھی انشاء اللہ چند ماہ مین مکمل ہو جائے گی۔ جس سے زائرین حجاز کو اور بھی زیادہ آسانی ہو جائیگی۔ گھوڑے گاڑی کے موجودہ انتظام نے حجاج کے لئے کچھ کم آسانیان پیدا نہین کین بمبئی سے بصرہ۔ بغداد۔ حلب و شام ہوتا ہوا انسان اب بھی ۲۱ یا ۲۲ دن مین مدینہ منورہ پہونچ سکتا ہے بمبئی سے بصرہ تک سٹیمر پر سات روز کا راستہ ہے۔ بصرہ سے بغداد پہنچنے مین تین دن صرف ہوتے ہین۔ بغداد سے حلب تک گھوڑے گاڑی کی سواری پر پہونچنے کے لئے آٹھ روز کافی ہین حلب سے ریل ہے اور وہان سے شام تک ایک روز اور شام سے مدینہ منورہ تک دو یا تین روز سے زیادہ صرف نہونگے اس طرح یہ سارا سفر ۲۱ یا ۲۲ دن مین بخوبی طے ہو سکتا ہے (وکیل)

مدینہ منورہ تک ریلوے کی توسیع

ریوٹر کے ایک تازہ تار مین اخبار مارننگ پوسٹ لنڈن کے نامہ نگار قسطنطنیہ کے تار برقی حوالہ سے جو اس ارادہ سلطانی کی خبر دیگئی ہے کہ مکہ معظمہ سے مقام عرفات تک ریلوے بنائی جاوے اور مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کی درمیانی لائن آیندہ زمانہ حج سے پہلے مکمل کردیجائے اس پر تمام اسلامی دنیا مین غیر معمولی مسرت و شادمانی کا اظہار کیا جائیگا اور حرمین شریفین کا سفر بذریعہ ریلوے آرام و سہولت کے ساتھ طے ہونے کی امید سالہائے آیندہ مین بیشمار عقیدتمندون کو اقطاع و جوانب عالم سے بجانب سرچشمہ اسلام کھینچ لیجائیگی اور اگلے سال سے انشاء اللہ زمانہ حج مین ان مقامات مقدسہ پر اسلام کی وہ رونق و شان نظر آئیگی جو دنیا کے کسی مذہب کی ایسی تقریب پر موجود ہونی ناممکن ہے مگر ساتھہ ہی مندرجہ بالا تار برقی کے متعلق اس امر کی تصحیح و تصریح ضروری ہے کہ آیندہ موسم حج سے سنہ ۱۳۲۶ھ کا زمانہ حج مراد ہے، نہ کہ موجودہ سنہ ۱۳۲۵ھ کا حج۔ جس مین اب چند ہی ہفتے باقی رہ گئے ہین۔ (پیسہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

فہرست مضامین

بدر مسیح

مورخہ ۱۳ ۔ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۹ ۔ دسمبر ۱۹۰۷ء

خدا کی تازہ وحی

۱ ۔ اِنّی معکَ و معَ اھلِکَ ۔ اَحْمِلُ اوزارکَ

ترجمہ ۔ مین تیرے ساتھ ہون اور تیرے اہل کے ساتھ ہون مین تیرے بوجھ اُٹھاؤن گا ۔

۲ ۔ مین تیرے ساتھ اور تیرے تمام پیارون کے ساتھ ہون

۳ ۔ اِنّی مَعکَ یا مسرور

ترجمہ ۔ اے مسرور مین تیرے ساتھ ہون ۔

۴ ۔ وقع واقعٌ و ھلکَ ھالکٌ

ترجمہ ۔ ایک واقع وقوع مین آئیگا اور ہلاک ہونیوالا ہلاک ہوگا

۵ ۔ وضعنا الناس تحت اقدامک

ترجمہ ۔ ہمنے لوگونکو تیرے قدمون کے نیچے رکھدیا ۔

۶ ۔ وضعنا عنکَ وزرکَ الذی انقض ظھرکَ ورفعنا لکَ ذکرکَ ۔

ترجمہ ۔ ہمنے تجھ سے وہ بوجھ اُٹھا دیا جس نے تیری پیٹھ توڑدی تھی اور تیرے ذکر کو بلند کیا ۔

۷ ۔ اُجیبتْ دعوتُکَ ۔

ترجمہ ۔ تیری دُعا قبول کیگئی ۔

۸ ۔ سنریھم آیاتنا فی الآفاق و فی انفسھم ۔

ترجمہ ۔ عنقریب ہم ان کو نشانات دکھلائینگے گرد و نواح مین اور خود اُن مین ۔

۹ ۔ اجیبت دعوتکما ۔ انّ اللہ علیٰ کل شیءٍ قدیر ۔

ترجمہ ۔ تم دونو کی دُعا قبول کیگئی تحقیق اللہ تعالیٰ ہر بات پر قادر ہے

۱۰ ۔ اِنّی معکَ یا ابراھیم

ترجمہ ۔ مین تیرے ساتھ ہون اے ابراہیم ۔

۱۱ ۔ اِنّی انا ربکَ الاعلیٰ ۔

ترجمہ ۔ مین تیرا ربّ اعلیٰ ہون ۔

۱۲ ۔ اخترتُ لکَ ما اخترتَ

ترجمہ ۔ مینے تیرے لئے وہ امر پسند کیا جو تونے اپنے لئے پسند کیا

۱۳ ۔ بخرام کہ وقتِ تو نزدیک رسید ۔

۱۴ ۔ ستائیس کو ایک واقعہ (ہمارے متعلق) اللہ خیرٌ و ابقیٰ

۱۵ ۔ خوشیان منائینگے ۔

۱۶ ۔ بعد سنةٍ واحدةٍ

ترجمہ ۔ ایک سال کے بعد ۔

۱۷ ۔ صلوٰتکَ خیرٌ و ابقیٰ ۔ ان صلوٰتک سکن لھم

ترجمہ ۔ تیری عبادت بہتر اور باقی رہنے والی ہے ۔ تیری

دخلتم الجنة وما علمتم ما الجنة

ذلک الیوم الآخر -

ترجمہ - تم داخل ہوگے بہشت مین اور تم
جانتے ہو کہ کیا چیز ہے بہشت - یہ آخری
دن ہے -

سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

میان سلطان محمد صاحب وزیر پورہ سیالکوٹ
محمد دین صاحب دوہ وان ضلع سیالکوٹ
ولی محمد زمیندار موضع مادر ڈاکخانہ محمد پور ضلع کانپور
مساۃ جیوان - کاٹھ گڑھ ہوشیار پور
ولائت حسین - چک جلال الدین مونگھیر
کبیر الدین احمد اکبر آباد محلہ باج گنج
مولا بخش اڑمڑ ہوشیار پور
مسمات اللہ رکھی اہلیہ محمد عبد الرشید - شہر قیود لاہور
زینب بی بی 〃 〃 〃
عائشہ بی بی 〃 〃 〃
اہلیہ میان عبد المنان کاٹھ گڈہ
شکر اللہ پہلا - رعیہ سیالکوٹ
مرزا خان چک نمبر ۱۰۲ مبارک پور - علاقہ نہر جہلم
مسمات چراغ بی بی اہلیہ داؤد شہر قیود لاہور
شادمان خان بشارت ضلع جہلم
محمد علی لاہور
عبد الرشید ولد اکبر علی ساکن گولو ضلع گوجرات
خوشی محمد ولد جمعہ پوڑا 〃 〃

رسید زر

۱۰ - دسمبر ۱۹۰۶ء عدد ۴۱۰ - عبد الشکور صاحب سے ۱؎
〃 〃 عدد ۴۴۴ - شاہزادہ اسد جان صاحب سے ۱؎
〃 〃 عدد ۴۵۴ - شیخ محمد حسین صاحب للعہ ۱؎
〃 〃 عدد ۱۵۳ - مستری حسن دین صاحب سے ۱؎

کیا لاہور کی آریہ سماج خونی منظر کی محرک نہین؟

(منقول از اخبار عام)

گذشتہ شورش اور فتنہ پردازی مین آریہ سماج کے متعلق جس رائے عام کا اظہار ہوا ہے اور گورنمنٹ نے جس فرزانگی اور سیاسی دانشمندی کے ساتھ ملک اور اہل ملک کو آنیوالی مصیبت سے بچایا ہے وہ حقیقی معنون مین گورنمنٹ کے پاس عطوفت اور مراحم خسروانہ کا جو اس نے آریہ سماج کے ساتھ دکھائی ہے ان لوگون کو ایسا شکر گذار ہونا چاہیئے کہ آیندہ کیلئے وہ اپنی شوخی اور بے باکی کے رویہ کو بالکل بدل لیتی - مگر گورنمنٹ کے متعلق اگر کسی مصلحت سے وہ خاموشی اختیار کررہی ہے - تو مسلمانون کے خون کی پیاسی ہورہی ہے

آریہ سماج کے لیڈرون نے یہ سمجھ لیا ہے کہ آریہ سماج کی شورش کو ظاہر کرنے والے مسلمان تھے اور مسلمانون نے گورنمنٹ کے کان بھرے ہین جس پر لالہ لاجپت رائے کو جلاوطن کیا گیا مگر گورنمنٹ خوب جانتی ہے کہ اس کا ذمہ دار کون ہے گورنمنٹ نے پوری تحقیقات سے کام لیا اور اپنے تمام معتبر ذرائع کی بناء پر وہ اس نتیجہ پر پہونچی لیکن ان اخوان . . . . . کو مسلمانون سے پہلے ہی کچھ کم کینہ اور دشمنی نہ تھی جو اس پر اس شورش کے نتائج نے جلتی آگ پر تیل کا کام لیا - آریہ سماج نے مسلمانون کو بھڑکانے اور جوش دلانے کے لئے تمام حیلون کو استعمال کرنا شروع کیا تاکہ مسلمان جوش مین آکر کوئی ایسی حرکت کر بیٹھین جس سے وہ بھی بدنام اور معتوب ہون - مسلمانون کے ملکی اور مذہبی لیڈرون کو اس موقعہ پر بڑی جد و جہد کرنی پڑی اور اپنی قوم کو سمجھایا - کہ وہ ان لوگون سے ہر آئینہ الگ رہین چنانچہ مسلمان الگ رہے - مسلمانون کے اس الگ رہنے کی پولیسی نے بھی سماجیون کو بھڑکایا اور جوش دلایا اور انہون نے مسلمانون کے بزرگون اور رہنماؤن کو کوسنا شروع چنانچہ آریہ اخبارون مین جہان ایک طرف کو بھڑکانے کے لئے سکھ گورودون کے حالات لکھنے شروع کئے

وہان ساتھ ہی مسلمان بادشاہون خصوصاً محی الدین اورنگ زیب علیہ الرحمۃ کی نسبت نہایت ہی ناشائستہ اور دل دکھانیوالے الفاظ استعمال کرکے مسلمانون کے دل دکھانے کا ذریعہ اختیار کیا گیا - آریہ سماج کا مذہبی لٹریچر جو مسلمانون اور عیسائیون اور دوسرے مخالف مذہب والون کے خلاف شائع ہوا ہے پہلے ہی سے امن عامہ کو توڑنیوالا اور دوسری قومون کو سخت جوش دلانیوالا ہے مگر ان ایام مین خصوصیت سے یہ رنگ اختیار کیا گیا اسکی غرض بھی وہی مسلمانونکو جوش دلانا تھا مگر اس غرض کی تکمیل کیلئے ایک اور حیلہ تجویز کیا گیا اور وہ یہ تھا کہ پچھلے سالانہ جلسہ پر جو نومبر کی آخری تاریخون مین ہوا - لاہور کی آریہ سماج نے ۲ دسمبر ۱۹۰۶ء سے لیکر ۴ - دسمبر ۱۹۰۶ء تک ایک مذہبی کانفرنس کی بنیاد رکھی جسمین مختلف مذاہب کے لیڈرونکو شمولیت کی دعوت دیگئی اور بذریعہ اشتہارات عام طور پر شائع کیا کہ نہائیت ادب تہذیب کے ساتھ مضمون مقررہ پر مضامین پڑھے جائین گے اس موقعہ پر حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھی دعوت دیگئی یہ ہر کسی سے مخفی نہین اور گورنمنٹ کے ذمہ وار آفیسر بھی جانتے ہین کہ حضرت اقدس کبھی ایسے جلسون مین شامل نہین ہوتے اور نہ ہونا پسند کرتے ہین بلکہ وہ مباحثات کو نفرت بڑہانے کا ذریعہ اور ملک کے امن عامہ کے خلاف سمجھتے ہین یہی وجہ ہے - کہ آپنے کئی سال گذرے گورنمنٹ آف انڈیا کو ایک خاص قانون مذہبی مناظرت اور مباحثون کے متعلق مرتب کرنیکی توجہ دلائی تھی اور چاہا تھا کہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۸ کی توسیع کیجاوے لیکن آریہ سماج نے اس مرتبہ جبکہ نہایت تہذیب اور رعائت ادب کے ساتھ مضمون مقررہ پر مضمون پڑہنے کا وعدہ کیا اور ہر طرح سے اطمینان دلا دیا کہ نکتہ چینی اور بدگوئی نہین ہوگی اور یہ یقین کرکے کہ ان لوگون نے گذشتہ تاریخ سے اپنا طرز بیان بدل لیا ہوگا تمان کی درخواست پر آپنے بھی مضمون لکھا اور اسی بناء پر مختلف شہرون سے ہماری جماعت کے کئی سو آدمی شریک جلسہ ہوئے - ساتن دہرم والون برہمو والون اور عیسائیون نے ہر طرح سے حفظ مراتب کو نگاہ رکھا اور کسی قسم کا دل آزار فقرہ یا جملہ انکی تحریر مین نہین آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کیطرف سے جو مضمون پڑہا گیا وہ تو امن عامہ اور صلح اور سلامتی کا پیغام تہا - جو شہزادہ اسن کی طرف سے دیا گیا تہا چنانچہ اس مین بڑی صراحت اور تفصیل کے ساتھ ہندون و آریون کے مسلمہ بزرگون کی عزت اور عظمت کا نہائیت صدق دل سے اعتراف کیا گیا تھا اور مختلف فرقون اور قومون کے درمیان عام اتحاد اور اتفاق کی محکم تجویز بتائی تھی اور صاف طور پر فرمایا تہا کہ ہم اسبات کا اعلان کرنا اور اپنے اس اقرار کو تمام دنیا مین شائع کرنا اپنی ایک سعادت سمجھتے ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے نبی سب کے سب پاک اور خدا کے برگزیدہ تھے - ایسا ہی خدا نے جن بزرگون کے ذریعہ سے

پاک ہدائتین آریہ ورت مین نازل کین اور نیز بعد مین جو آنیوالے آریون کے مقدس بزرگ تھے جیساکہ راجہ رامچندر اور کرشن یہ سب کے سب مقدس لوگ تھے اور انہین سے تھے جنپر خدا کا فضل ہوتا ہے مگر ہم اس شکایت کے لئے کس کے آگے روئین اور کس سے اس بات کا انصاف طلب کرین کہ دوسری قومین ہم سے یہ معاملہ نہین کرتین دیکھو یہ کیسی پیاری تعلیم ہے جو دنیا مین صلح کی بنیاد ڈالتی ہے اور تمام قومون کو ایک قوم کیطرح بنانا چاہتی ہے یعنی یہ کہ دوسری قومون کے بزرگون کو عزت سے یاد کرو۔ بار بار اس اصل پر زور دیا گیا اور سمجھایا گیا مگر دوسرے ہی دن آریہ سماج نے ان تمام باتون کو ملیامیٹ کردیا بجائے اسکے آریہ ورت کے کسی رشی منی پر کوئی حملہ نہین کیا گیا بلکہ انکی عزت اور تعظیم کی گئی تھی اور آریہ سماج کے لیڈر سن چکے تھے اور وہ چھپا ہوا لیکچر بھی انکو دیا گیا تھا مگر آریون نے ہمپر سخت ظلم کیا۔"

۴ - دسمبر ۱۹۰۶ء کی شام کو جب انہون نے اپنا مجوزہ مضمون پڑہا تو اس مین خدا تعالی کے برگزیدہ نبیون اور راستبازون اور مقدس لوگون پر وہ دل آزار حملے کئے گئے کہ اگر حضرت مسیح موعود کی تعلیم اور امن عامہ اور سلامتی کی ہدائتونکو پڑہا اور سنا نہوتا تو آریہ سماج کے مندر مین خون کی ندیان بہ جاتین۔

آریہ سماج نے ہم سے وعدہ کیا تہا کہ وہ ادب اور تہذیب سے مضمون پڑہینگے اور کسی پر حملہ نہین کیا جائیگا کوئی دل آزار فقرہ نہین بولا جائیگا ہمنے اس وعدہ کی پوری رعایت کی اور کرنی چاہیئے تھی مگر آریہ سماج نے اس کو توڑ ہم کو اپنے گھر بلاکر مہمان نوازی کے عام اخلاق کو بالائے طاق رکہکر قانون انگریزی کی بھی پروا نہ کرتے ہوئے نہائت گندے ناپاک اور دل آزار حملے کئے۔

کیا آریہ سماج نے ہماری قوم کا کئی ہزار روپیہ جو اس مطلب کے لئے اُسے خرچ کرنا پڑا تباہ کرکے ہم کو سخت دکھ نہین دیا۔ جو سینکڑون آدمی اپنے کاروبار چھوڑ کر راستہ اور سفر کی تکلیفین برداشت کرکے وہان پہونچے اور لاہور کی جماعت کو ایک کثیر خرچ اپنے بھائیون کے لئے خرچ کرنا پڑا مگر آریہ سماج کے لیڈرون نے گھر بلاکر ہمارے مقدسون اور مسلمہ بزرگون کو گالیان دین۔

جو طریق آریون نے اس مرتبہ اختیار کیا اسکی نظیر کسی قوم مین نہین پائی جاتی۔ مین دعوے سے کہتا ہون کہ جب سے برٹش راج کا پرچم ہندوستان پر لہرانے لگا ہے اور جب سے مذہبی آزادی اور تحریر و تقریر کی آزادی کا عطیہ گورنمنٹ نے دیا ہو عیسائیون نے باوجود اسلام کے مخالف ہونیکے کبھی اسطرح اشتہار دیکر اور مسلمانونکو اپنے گھر بلاکر اور ادب اور متانت سے گفتگو کرنیکا وعدہ کرکے دل آزار الفاظ مین حملے نہین کئے یہ پہلا موقعہ ہے۔ اور انڈیا بھر مین اسکی نظیر یہی جلسہ ہے کہ مسلمانونکو دعوت دیکے اور انکو اپنی شائستگی کا یقین دلاکر اسطرح دکھ دیا جو آریہ سماج کی تاریخ مین یادگار رہیگا اس سے بڑھکر اور کیا ہوسکتا ہو کہ خدا تعالے کے ایک برگزیدہ بندہ حضرت عیسی علیہ السلام کو جنکو اگرچہ غلطی سے کئی ... کی بڑی بڑی سلطنتین اور شاہنشاہ اپنا نجات دہندہ سمجھتے مین۔ معاذ اللہ معاذ اللہ "قانون قدرت کے خلاف پیدائش رکھنے والا" کہا گیا۔ خدا تعالے کے ایک قدوس بزرگ کی شان مین اس قسم کا ناپاک حملہ جسقدر دکھ دینے والا ہوسکتا ہے اس کا اندازہ قلم نہین کرسکتا۔ ایسا ہی تمام راستبازون حضرت ابراہیم حضرت موسی۔ حضرت داود۔ حضرت نوح۔ حضرت آدم سب پر نام بنام حملہ کیا اور ان کی بے ادبی دل آزار الفاظ مین کی ہمارے لئے نہ ماورفتن نہ پائے ماندن والا معاملہ ہو رہا تہا یہ ہتک اور توہین صرف عیسائیون کی ہی نہ تھی بلکہ مسلمانونکی بھی تھی کیونکہ مسلمان سچے دل سے ان سب کو اپنا امام اور پیشوا یقین کرتے ہین پھر یہی نہین بلکہ راستبازون کے سردار اور مقدسون اور معصومون کے امام سیدنا حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاک شان پر دیدہ دلیری اور بیباکی کے ساتھ دل آزار اور ناپاک حملے کئے گئے آریہ سماج کے لیڈر ۲۴ گھنٹہ پیشتر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متعلق سن چکے تھے کہ

"رجوع خلائق اور قبولیت کا یہ عالم ہے۔ کہ آج کم سے کم بیس کروڑ ہر طبقہ مسلمان آپکی غلامی مین کمر بستہ کھڑے ہین اور جب سے خدا نے آپکو پیدا کیا ہے بڑے بڑے زبردست بادشاہ جو ایک دنیا کو فتح کرنیوالے تھے آپکے قدمون پر ادنیٰ غلامون کی طرح گرے رہے ہین اور اسوقت کے اسلامی بادشاہ بھی ذلیل چاکرون کیطرح آنجناب کیخدمتمین اپنے تئین سمجھتے ہین اور نام لینے سے تخت سے اتر آتے ہین" اور ایسا ہی انہون نے صاف طور پر سنا تہا کہ درحالیکہ ہمارے مقدس نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تو گندی گالیان دیتے ہین وہ صرف زبان سے تو صلح صلح کرتے ہین مگر ایسی زبان کو تلوار کیطرح کھینچکر ہمارے اس پیارے نبی پر چلاتے ہین جسکے قدمون کے نیچے ہماری جانین ہین ایسا ہی ان کو کہولکر بتایا گیا تہا کہ

"ہم اس اصول کو اپنے ہاتھ مین لیکر آپکی خدمتمین حاضر ہوئے ہین کہ آپ لوگ گواہ رہین جو ہمنے مذکورہ بالا طریق کے ساتھ آپکے بزرگون کو مان لیا ہے کہ وہ خدا کی طرف سے تھے اور آپکی صلح پسند طبیعت سے ہم امیدوار ہین کہ آپ بھی ایسا ہی مان لین اور اگر اس طریق سے صلح نہو تو آپ یاد رکہین کہ کبھی صلح نہو گی بلکہ روز بروز کینے بڑھتے جاوینگے۔ مسلمان وہ قوم ہو جو اپنے نبی کریم کیلئے جان دیتے ہین اور وہ اس بیعزتی سے مرنا بہتر سمجھتے ہین کہ ایسے شخصون سے دل صفائی کرین اور ان کے دوست بن جاوین جن کا کام دن رات یہ ہو کہ وہ انکے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیان دیتے ہین اور اپنے رسالون اور کتابون اور اشتہارون مین نہائت توہین سے ان کا نام لیتے ہین اور نہائت گندے الفاظ سے انکو یاد کرتے ہین آپ یاد رکہین کہ ایسے لوگ اپنی قوم کے بھی خیرخواہ نہین ہین۔ کیونکہ وہ ان کی راہ مین کانٹے بوتے ہین اور مین سچ سچ کہتا ہون کہ اگر ہم جنگل کے سانپون اور بیابان کے درندون سے صلح کرلین تو یہ ممکن ہو مگر ایسے لوگون سے صلح نہین کرسکتے جو خدا کے پاک نبیون کی شان مین بدگوئی سے باز نہین آتے"

ان تمام باتون کے سن لینے کے بعد آریہ سماج کے لیڈرونکو اس حرکت سے باز رہنا چاہیئے تہا جو انہون نے کی ہے انہون نے مسلمانونکو اشتعال دلانیکے لئے اور بھڑکانے مین کوئی دقیقہ باقی نہین رکھا اور مسلمان ان آزار دہ الفاظ کو جو انکو گھر بلاکر انکے مقدسونکی شان مین کہے گئے سنکر اس بیعزتی کو گوارا نہین کرسکتے جو انکی ہوئی ہے اگرچہ قانون برطانیہ کے ادب اور احترام کیوجہ سے وہ اس جلسہ مین بیکس ہوکر بیٹھے رہے اور امن عامہ مین کوئی خلل آنے نہین دیا مگر مین اس بات کے کہنے سے نہین رک سکتا کہ جب وہ الفاظ شائع ہونگے تو عام فساد کا اندیشہ ضرور ہے

کیا یہ سچ نہین کہ لیکہرام اپنی زبان درازی ہی کیوجہ سے قتل ہوا؟ کیا یہ درست نہین کہ سرحدی علاقہ مین اگر ایک آریہ کو وہان سے نہ نکالدیا جاتا تو اسکی جان کی خیر نہ تھی؟ اسلئے مین گورنمنٹ کی خیرخواہی کی بنا پر جو ہمارا مذہبی فرض ہو یہ ظاہر کرنا ضروری سمجھتا ہون کہ وہ ڈاکٹر چرنجیو سیکرٹری آریہ سماج لاہور کی اس تقریر پر نوٹس لے جو ۴۔ دسمبر ۱۹۰۶ء کی شام کو اُسنے پڑھی۔ مین یقین رکھتا ہون کہ پولیس کے رپورٹر موجود تھے اور انکا فرض تہا کہ وہ ان کلمات کو قلمبند کرین جو انہون نے مسلمانونکی دل آزاری کیلئے عمداً بیان کئے اور اگر انہون نے ایسا نہ کیا تو لاہور پولیس کا فرض ہو کہ وہ امن عامہ کے قائم رکھنے کے لئے اس مضمون کو حاصل کرے اور اسکی اشاعت روکدے اور اسپر پورا نوٹس لے اس مضمون کی اشاعت کے ڈاکٹر مذکور ممکن ہے اصل مضمون کو تلف کردے مگر پولیس رپورٹر ان آزار دہ الفاظ اور فقرون کو بھول نہ گئے ہونگے اور حاضرین کی ایک کثیر تعداد کو یاد ہونگے ایسا ہی مجھے امید رکھنی چاہیئے کہ سر ڈنزل ایبٹسن کی ذمہ دار اور بیدار مغز حکومت اپنی پنجابی رعایا کو اس خطرہ سے بچانے کیلئے توجہ فرمائیگی جو ایسے دل آزار اور اشتعال دہ مضمون کی اشاعت سے متصور ہے۔

مین اس سے زیادہ سردست لکھنا نہین چاہتا۔ ہان مسلمانونکی خدمتمین ایک نقطہ کہولونگا اور بس کہ وہ نہائت حوصلہ اور صبر سے اس نتیجہ کو دیکھین جو گورنمنٹ کی توجہ کے بعد پیدا ہوتا ہے جس صبر اور حلم سے تمنے ابتک کام لیا ہو اُسکو اپنا رہنما بناؤ۔ آریہ چاہتے ہین کہ تمہین بھڑکائین اور جوش دلائین

دہرم چرچا اور آریون کی بدسلوکی

دہرم چرچا یعنے مذہب کانفرنس جو آریہ سماج کی طرف سے ۲-۳-۴ دسمبر کو منعقد ہوئی۔ اس مین سناتن دہرم و مذہب عیسوی برہمو سماج و اسلام و آریہ دہرم کی طرف سے جو لیکچر دئے گئے ان مین سب نے تہذیب سے کام کیا سوائے آریہ صاحبان کے کہ انہون نے بہت ناشائستہ الفاظ دوسرے مذاہب کی کتب اور ان کے بانیون کی نسبت استعمال کئے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا جو مضمون تہا اس میں انہون نے اہل اسلام اور دیگر مذاہب مین باہمی تعصبات کو دور کرنے کے لئے ایک مصالحت کا طریق پیش کیا تہا اور وہ یہ تہا۔ ہماری الہامی کتاب مین قرآن مجید نے ہم کو یہ تعلیم دی ہے کہ ہر ایک ملک مین کوئی نہ کوئی ہادی اللہ تعالے کی طرف سے آتا رہا ہے اور خدا تعالے کا الہام ہر ایک قوم پر نازل ہوا ہے اس لئے ہم کسی قوم کی الہامی کتاب کو جہوٹی نہین کہتے۔ البتہ یہ بات ہم کو قرآن مجید کے رو سے ثابت ہوئی ہے کہ استداد زمانہ کے سبب سے ان کے مضامین مین کئی جگہ پر تحریف ہو گئی سبب یا مفسرون نے ان کے معانی بیان کرنے مین اپنے غلط عقاید کو ان کے اندر داخل کر لیا اس لئے اجمالی طور پر ہم سب مذاہب کی الہامی کتابون کو الہامی مانتے ہین اور ان کے ان بزرگون کو جن کو قبولیت اللہ تعالے نے اپنی خاص تائید سے ایک کثیر حصہ انسانون کے دلون مین ڈالدی۔ وہ سب کے سب خدا کے پیارے اور عزت کے خلائق ہین۔ چنانچہ انہون نے یہ بہی بیان کیا کہ ہمارے نبی سید و مولیٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جب ہندوستان کے مذاہب کی نسبت پوچھا گیا تو انہین فرمایا کہ ہندوستان مین ایک نبی گذرا ہے جس کا نام کاہن (یعنے کرشن یا کنہیا) تہا۔ اور ایسا ہی جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو کہ کیا فارسی زبان مین بہی اللہ تعالے کا کبہی الہام نازل ہوا ہے تو آپ نے فرمایا کہ فارسی الہام ہے "این مشت خاک را گر نہ بخشم چکنم" غرض کہ مرزا صاحب نے یہ امر پیش کیا کہ ہم آپ کے بزرگون کو منجانب اللہ مانتے ہین اور آپ کی الہامی کتابون کو خدا کی طرف سے مانتے ہین آپ بہی اگر ہم لوگون کے ساتھ دوستی اور محبت قایم کرنا چاہتے ہین تو اجمالی طور پر آپ ہماری کتاب یعنی قرآن مجید کو الہامی کتاب مان لین اور ہمارے آقا سید و مولے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول مان لین اور ہم آپ سے کوئی ایسی بات نہین منوانا چاہتے۔ جس سے ہمنے خود پہلے حصہ نہین لیا اور اس سے یہی غرض ہے تا ملک مین صلحکاری اور امن کی روح پہونک جاوے۔ اور آئے دن فساد اور جہگڑے مٹ جاوین مگر جب آریہ صاحبان کی باری آئی۔ تو بجائے اس کے کہ وہ بہی دوسرے مذاہب کے بزرگون کو کی تعظیم کے لئے آگے قدم بڑہاتے۔ انہون نے توریت سے شروع کر کے انجیل کے لانیوالے حضرت مسیح اور مولفان بائیبل اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کسی کو نہ چہوڑا کہ سخت اور ناشائستہ الفاظ سے یاد نہ کیا ہو۔ اور دوسرے مذہب کی کل الہامی کتابون پر بے جانکتہ چینی کی۔ مسلمانون کو خاص طور پر آریہ صاحبان نے اپنے جلسہ مین مدعو کیا تہا مگر نہایت افسوس ہے کہ ان کا دل دکہانے مین کوئی کمی نہ کیگئی مگر مسلمانون نے بہت صبر کیا اور شکر کا مقام ہے کہ جو پرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سب و شتم کا لیکچرار نے پڑھنا تہا وہ اس وقت گم ہو گیا ورنہ اندیشہ تہا کہ فساد ہو جاتا اس قسم کے مذہبی جلسے اگرچہ بہت مفید ہین مگر کسی خاص قوم کی سرپرستی مین ہونے مین اس قسم کی زیادتی کے ہونے مین احتمال ہے۔ اس لئے ایسے جلسے آیندہ مشترک ہونے چاہئین۔ اور ان کا اصول یہ ہو کہ آیندہ کسی مذہب بجائے بے جانکتہ چینی کرنے کے اپنے اپنے مذہب کی خوبیان کرین اور امور زیر بحث پر اپنے اپنے عقاید کے مطابق روشنی ڈالین۔ (راقم وہ جو جلسہ مین موجود تہا۔)

وی پی آتے ہین

جنوری کا پہلا پرچہ وی پی ہوگا۔

سنہ ۱۹۰۸ء کی قیمت کی وصولی کے واسطے ماہ جنوری کا پہلا پرچہ ناظرین کی خدمت مین بذریعہ وی پی ارسال ہو گا وی پی بمبلغ للعہ؍ کا ہو گا لیکن جو صاحبان دنیوی خبرون کا حصہ نہ لینا چاہین وہ ابہی سے مطلع فرماوین۔ ان کو وی پی بمبلغ تین روپیہ کا کیا جاوے گا۔

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال ۵۰ بار	چھ ماہ ۲۴ بار	سہ ماہ ۱۲ بار	دو ماہ ۸ بار	یک ماہ ۴ بار	یکبارہ
پورا صفحہ	۲۰۰	۱۱۰	۶۰	۴۰	۲۵	۸
½ "	۱۰۰	۶۰	۳۵	۲۵	۱۴	۴
ایک کالم	۷۵	۴۰	۲۲	۱۴	۸	۳
½ "	۴۰	۲۴	۱۳	۸	۵	۲
¼ "	۲۶	۱۴	۸	۵	۳	۱½
⅛ "	۲۵	۱۳	۷	۴	۱½	۱
فی سطر	۹	۵	۳	۲	۱	۲/

یہ اجرت جو ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے پہلے ہی بہت کم کر کے لگائی گئی ہے اس واسطے اس مین اس سے زیادہ رعایت نہ ہو سکے گی بے فائدہ خط و کتابت کرنے مین طرفین کا ہرج ہے۔

۲۔ مینیجر کا اختیار ہے کہ کسی اشتہار پر مناسب سمجہے تو اس سے زیادہ اجرت طلب کرے۔

۳۔ فیصلہ اجرت سے پہلے مضمون اشتہار بغرض ملاحظہ مینیجر کے پاس آنا چاہیئے اور مینیجر کا اختیار ہو گا۔ کہ مضمون مین پہلے یا فیصلہ کے بعد یا دوران انطباع مین جن الفاظ کو خود یا کسی دوسرے خریدار کی تحریک پر مناسب خیال کرے نکالدے یا زیادہ کرے یا بدل ڈالے۔

۴۔ تقسیم کرائی ضمیمہ جو اخبار کے دو صفحہ کے برابر ہو ایک روپیہ فیصدی لیا جاویگا۔ بٹالہ سے قادیان تک کی مزدوری ۸/ فی دس سیر یا دس سیر سے کم کے لئے اجرت کے ساتھ وصول ہونی چاہیئے۔

۵۔ ہر ایک مشتہر صاحب کو چاہیئے کہ اشتہار دینے سے پہلے ان کو بغور مطالعہ فرما لیا کرین۔

۶۔ اشتہار متواتر دے کے جانے کی یہ اجرت ہے درمیان مین چہوڑنے اور کبہی کبہی درج کرانے کیواسطے زائد اجرت چارج ہوگی۔

۷۔ ہر ماہ مین صرف ایک دفعہ اشتہار کی عبارت بدلنے کا مشتہر کو اختیار ہو گا۔ اشتہار کی تبدیلی کے واسطے ہر انگریزی مہینہ کے شروع ہونے سے پندرہ دن پہلے اطلاع آنی چاہیئے ورنہ اگلا مہینہ وہی مضمون رہیگا۔

۸۔ مینیجر کو اختیار ہو گا کہ جب چاہے کسی کا اشتہار بند کر دیوے اور باقی اجرت واپس کر دے۔

واعظین کو وعظ اور ناصحین کو نصیحت

امر بالمعروف و نہی عن المنکر تو فرائض انسانی مین سے ایک فرض ہے۔ جو ہر ایک شخص کے لئے علیٰ قدر مراتب ضروری اور لازمی ہے اس معاملہ مین قرآن مجید مین از حد تاکید پائی جاتی ہے۔ ابتدائے آفرینش سے ہی وعظ و نصیحت کا سلسلہ جاری ہے۔ سب سے بڑا واعظ اور ناصح تو خود اللہ تعالےٰ جل جلالہ عم نوالہٗ ہی ہے جس نے اپنے نہایت ہی پیارے رسولون اور نبیون کی معرفت بذریعہ الہام و وحی ہمیشہ اپنی مخلوقات کی دستگیری اور مشکلکشائی فرمائی۔ رسالت نبوت کا عہدہ ہی محض خیرخواہی خلائق کے لئے مقرر ہوا۔ قصص الانبیاء پڑھنے اور سننے سے ایک دانشمند اور منصف مزاج آدمی کو بخوبی پتہ لگتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی فطرت ہی کچھ ایسی قسم کی بنائی گئی ہے کہ وہ خالق اور مخلوق گویا درمیانی واسطہ ہوتے ہین۔ اللہ تعالےٰ سے وہ محبت اور پیار کہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔ کے پورے پورے مصداق۔ مخلوق آلہی کے ایسے خیرخواہ کہ ان کی بہبودی اور بھلائی مین کوئی دقیقہ بھی تواٹھا نہین رکھتے۔ لوگون کی طرف سے ٹھٹھہ۔ مخول تمسخر سے شروع ہوکر گالی گلوچ۔ بدزبانی۔ بدگوئی بلکہ ایذارسانی اور تکلیف دہی تک نوبت پہونچ جاتی ہے۔ حتےٰ کہ گھربار مال جان تک اللہ تعالےٰ کی محبت اور مخلوق آلہی کی خیرخواہی مین صرف کر دینے تک سے دریغ نہین کرتے یا یون کہو کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کو اس خوبی اور خوش اسلوبی سے ادا کرتے ہین کہ ذرہ ذرہ سے صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی آواز آنے لگ جاتی ہے۔ پہلی نبوتین اور رسالتین تو صرف بطور ِطوطیہ و تمہید کی تھین اور ان کی تعلیمین بھی مختص القوم اور مختص الزمان ہی تھین جن کا خلاصہ تھا۔ یٰقوم اعبدوا اللہ مالکم من الٰہٍ غیرہٗ۔ مگر ہماری سرکار جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر جب کے سب مراتب و مناقب انسانی تکمیل کو پہونچکر خاتمہ کی نوبت پہونچ گئی اور حکم ہوا۔ قُل یاایہا الناس انی رسول اللہ علیکم جمیعاً۔ انسانی کمال خواہ کسی قسم کا ہو۔ ادنےٰ سے لیکر اعلیٰ تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک مین ضرور موجود ہوگا اسی لئے تو فرمایا گیا کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ اب حضور والا کی مُہر بغیر براہ راست نبوت اور رسالت کا دروازہ تو بند ہوگیا یہی معنے ہین خاتم النبیین کے۔ مگر الحمد للہ والمنۃ کہ فنانی الرسول ہوکر یا دوسرے الفاظ مین رسالت آب صلے اللہ علیہ وسلم کا پورا پورا متبع ہوکر اور آپکے قدم بقدم چل کر۔ رویا۔ الہام۔ مکالمہ۔ مخاطبہ الٰہیہ سے مستفیض ہو سکتا ہے چنانچہ ہر صدی کے سر پر ایک نہ ایک مجدد دین اسلام کی حفاظت و اصلاح و تجدید کی خاطر ضرور آتا ہو جو آیت استخلاف کے مطابق سچا جانشین اور خلیفہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مانا جاتا ہے گویا بروزی رنگ مین خود جناب رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا ظہور ہوتا ہے۔ اب مین اصل مضمون کیطرف رجوع کرتا ہون کہ وعظ و پند اصل مین تو نبیون اور رسولون اور ان کے حقیقی جانشینون ہی کا کام ہے یا جو لوگ ان کے پورے پورے پیرو اور تابعدار ہون جنہون نے من یطع الرسول فقد اطاع اللہ کا سبق اچھی طرح یاد کرلیا ہو۔ ان کا وعظ حالی ہوتا ہے نہ صرف قالی۔ وہ تصنع اور بناوٹ سے کوسون دور ہوتے ہین۔ ریاکاری سے سخت بیزار۔ وعظ سے پہلے ہی ان اجری الا علےٰ رب العٰلمین کی آواز بلند کرتے ہین۔ نبض شناس طبیبون کی طرح مرض تشخیص کرکے علاج شروع کردیتے ہین۔ ڈاکٹرون اور جراحون کی طرح درشتی اور نرمی دونون سے کام لیتے ہین نہ کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے ڈرتے ہین نہ کسی کی شاباش اور واہ واہ کا خیال ہے۔ یہ نہین کہ آج کل کے واعظین کی طرح اس روحانی اور اصلی کام کو نفسانی اور نقلی بناکر اپنا اُلّو سیدھا کرتے پھرین۔ جہان گئے وہان کے لوگون کے خیالات و معتقدات کو مدنظر رکھتے ہوئے سُریلی اور رسیلی آواز سے لگے زمین و آسمان کے قلابے ملانے۔ نہ توحید نہ رسالت نہ امامت نہ قیامت نہ عمل صالح کی ترغیب نہ اعمال بد سے ترہیب نہ اخلاص و ریا مین فرق نہ سُنّت و بدعت مین فرق نہ عبادت کی علت غائی نہ گناہ و نافرمانی کی فلاسفی نہ تقوےٰ و طہارت کے فائدے نہ فسق و فجور کے نقصان۔ غرض کام کی بات تو کوئی چھیڑی تک نہین مگر مجلس وعظ کو ایسا گرمایا۔ کہ کبھی ہنسایا اور کبھی رُلایا۔ سائل لیسے ایجاد بندہ اور خود تراشیدہ کہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان۔ نہ سر نہ پیر۔ عجائبات کا مجموعہ۔ نادرات کا ذخیرہ۔ نہ آنکھون نے دیکھے نہ کانون نے سُنے۔ کبھی کسی مخالف فرقہ پر نوک جھوک۔ کبھی کسی فریق مقابل پر اشارے سنائے۔ نہین نہین کھلم کھلا پھبتیان اور دل لگیان اور دل کھول کر اور جی بھر کر دوسرون پر بہتان بندیان۔ مجلس اور اہل مجلس کو لوٹ پوٹ ہی کر دیا۔ سامعین بھی ماشاء اللہ جیسے رُوح ویسے ہی فرشتے۔ عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے چارون طرف سے مرحبا جزاک اللہ کے ساتھ ساتھ ہی لگے روپے پیسے اور کپڑے پھینکنے۔ آج ایک محلہ کی مسجد مین تو کل دوسر محلہ کے کسی رئیس کے مکان کی چھت پر۔ غرض شہر شہر گاؤن گاؤن۔ محلہ محلہ اور گھر گھر وعظ ہوا مگر کسی کو معلوم تک نہ ہوا کہ ہم پیدا کس لئے ہوئے ہین اور ہمارے فرائض منصبی کیا کیا ہین۔ عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ کس چیز کا نام ہے۔ ایمان باللہ۔ ایمان بالملائکہ۔ ایمان بالکتب۔ ایمان بالرسل۔ ایمان بالقیامۃ وغیرہ وغیرہ۔ سے مطلب اور مراد ہی کیا ہے نہ ہاتھ پاؤن کی زیادتیان اور گنہگاریان بتلائی گئین۔ نہ آنکھ کان اور زبان کی خطاکاریان جتلائی گئین۔ سامعین اہل مجلس کو ندامت اور شرمندگی اور گریبان مین مونہہ ڈالنا تو درکنار اُلٹا خوشامدی واعظ نے اور بھی شوخ اور متکبر اور بدزبان بنا دیا۔ کہان وہ مامورین من اللہ اور ان کے سچے متبعین کی بے لاگ جگری اور اصلی وعظ و نصیحت اور کہان یہ مبتدعین خوش الحان کی محض مُردہ اور خشک سمع خراشی پُر از خضیعت۔ اور اُن کے حاشیہ نشین مولودخوان جو طبلہ اور سارنگی کے ساتھ نعت خوانی کرکے لوگون کو رقص اور وجد مین لاتے ہین جن لوگون نے کبھی عُرسون اور میلون کے موقعون پر خانقاہون اور درگاہون پر جاکر دیکھا ہوگا وہ بخوبی جانتے اور مانتے ہین کہ اس قوالی اور مولودخوانی نے تو بڑے بڑے واعظون مولویون۔ لیکچرارون کی زبان پر گویا مُہر لگادی ہے حتےٰ کہ خود روشن ضمیر سجادہ نشین رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بھی سر جھکائے خاموش بیٹھے ہین۔ تائید اسلام اور اشاعت دین پیغام آلہی یعنے قرآن مجید کے مضامین بیان کرنے کے یا تو مجاز ہی نہین یا مذاق اور دلچسپی نہین رکھتے۔ یا کسر شان سمجھتے ہین۔ ایک اور ان کے ہمسائے محرم شریف کے ہیرو کتاب خوان۔ مرثیہ خوان۔ سوزخوان وغیرہ وغیرہ دو دو تین تین مل کر کیا سمان باندھتے ہین کہ حد ہی تو کر دیتے ہین۔ نظم و اشعار۔ مجرے۔ سلام۔ مرثیے۔ وقت وقت کے راگون مین یعنے جوگ بہاگ۔ گونڈیا۔ کاہنڑا۔ بھیرون۔

جنگلا۔ سندھڑا وغیرہ وغیرہ مین موقع بموقع ایسا ادا کرتے ہین کہ بڑے بڑے گوّیے کان پکڑتے ہین۔ عوام الناس بلکہ خواص بھی ایسی ایسی مجلسون اور محفلون سے مانوس ہو چکے ہین اور ان مین شامل ہونے کے عادی۔ اگر کوئی شخص محض للّٰہ دبی زبان سے بھی ان کو متنبہ کرنا چاہیئے۔ تو فوراً ہی ناک منہہ چڑھا کر نیچری یا وہابی یا مرزائی بلکہ کافر کا پھڑکتا ہوا لقب دیتے ہوئے پنجے جھاڑ کر پیچھے پڑ جاتے ہین۔ قرآن مجید بھی رسم کے طور پر پڑھا پڑھایا جاتا ہے۔ مرے ہوؤن کے چوتھے۔ چالیسوین اور تیسرے دن قُل کی رسم ادا کرنے کے موقع پر ختم کیا جاتا ہے یا بیماری اور تنگی کے موقع پر ختم سے برکت اور آسانی حاصل کی جاتی ہے۔ بعض لوگ۔ ہر روز منزل بھی پڑھتے ہین۔ خوبصورت اور قیمتی کپڑون کی چولیان اور غلاف ان پر چڑہاتے ہین۔ رمضان مین تراویحون مین بھی اکثر سنایا جاتا ہے مگر یہ ساری محبت اور دل چسپی اوراق اور حروف ہی تک محدود اور مقید ہے۔ معانی۔ مطالب معارف۔ دقائق سے کچھ واسطہ ہی نہین۔ بڑے بڑے قرآن خوانون اور ورد وظائف کے دلدادون کو شادی نکاح یا ختنہ وغیرہ بلکہ موت کی رسومات کے موقعہ پر دیکھا گیا ہے کہ جس جگہ ہر روز بلاناغہ قرآن مجید کی تلاوت کی جاتی تھی اُسی جگہ پر شیطانی مجلس آراستہ کرکے بہت کچھ روسیاہی حاصل کی ہے کوئی شخص حکام کے حکم کو خوش آوازی سے ہر روز پڑھے اور سنے اور سنائے مگر عمل نہ کرے تو اس ملازم کا کیا حشر ہوگا۔ یہی حال ہم لوگون کا ہے جو صرف حروف ہی کے بار بار دھرانے کو ہی باعث [illegible] سمجھتے ہین اور بس۔ الغرض عقائد و پند کی کایا ہی پلٹ گئی ہے ان ساری باتون کو دیکھتے دیکھتے اور غور کرتے کرتے بعض وقت بے اختیار رونا آ جاتا ہے کہ الٰہی یہ کیسا اندھیر پڑ گیا تھا اور کیا ہو گیا مگر اللہ تعالےٰ کا لاکھ لاکھ احسان اور کروڑ کروڑ شکر کہ اس نے چودہوین صدی کا مجدد۔ مسیح موعود۔ مہدی مسعود ملہم و مامور من اللہ خلق خدا کی اصلاح کے لئے فنا فی الرسول اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم بقدم اور انہی کے لباس سے متلبس اور انہی کے اخلاق سے متخلق کرکے دنیا مین بھیجا۔ گویا دوبارہ خود جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی تشریف لے آئے ہین۔ عیسے پرستی کا فتنہ چونکہ سب سے بڑھ چڑھ کر ہے اسکی اصلاح کی مناسبت سے تو مسیح موعود اور اندرونی فسادون اور جھگڑون کے دور کرنے کے لحاظ سے محمد مہدی کے نام سے پکارا اور پکارا گیا۔ اب یہ بات ثابت ہے [illegible] محض

خدا کے لئے خیر خواہانہ جمیع بزرگان ہر فرقہ و جملہ معززین علماء اور فضلا سجادہ نشینان۔ واعظین سولو خوانان مرثیہ خوان۔ پیران فقرا اور ان کے ملنے والون کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ کیا واقعی طور پر یہ ساری خرابیان فرقہ ہائے اسلام مین نہین ہین؟ اگر ہین اور ضرور ہین تو اب حقیقی اور اصلی مصلح اور واعظ کی وعظ و نصیحت پر کان نہین دہرنا چاہیئے۔ خدا کے لئے ساری کدورتین اور بے جا رنجشین اور نفسانیتین۔ تعصب۔ بدظنیان۔ اور بدگمانیان دل سے نکال کر ٹھنڈے دل سے قبر و قیامت کو پیش نظر رکھ کر موت کو سر پر تصور کرکے سوچین اور اچھی طرح سوچین کہ منہاج نبوت اور معیار رسالت سے اگر اس شخص کو پرکھا جاوے تو اس کی حالت یعنی سوانح ایک بیداغ بے لاگ۔ پاکدل۔ نیک نہاد لوگون کی طرح دوست۔ دشمن اپنے بیگانے کی زبان سے ثابت نہین ہے؟ اسکی تعلیم مین حقانی اور روحانی چمک دمک نہین ہے؟ اسکی کلام مین روحانیت اور اطمینان کوٹ کوٹ کر نہین بھرا ہوا ہے؟ اللہ تعالےٰ کے جلال اور جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت ظاہر کرنے کے لئے اس مین تڑپ اور جوش نہین ہے؟ غیر قومون کے مقابلے مین دین اسلام کا بول بالا کرنے کیخاطر ہر وقت سینہ سپر نہین ہے؟ آریون اور برہموؤن۔ سکھون۔ عیسائیون اور اسلام کے بگڑے ہوئے فرقون مین اس نے ہلچل مچا نہین ڈالدی ہے؟ کیا یہ شخص پچیس تیس سال سے ڈنکے کی چوٹ نہین کہہ رہا کہ اسلام جیسا زندہ مذہب۔ قرآن مجید جیسی زندہ کتاب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا زندہ رسول کوئی نہین اور مقابلے کے لئے تحریر سے تقریر سے مال سے جان سے ہمہ وجوہ تیار ہے بلکہ اپنی طرف سے سب کچھ قربان ہی تو کر چکا ہوا ہے۔ رؤیا۔ کشف۔ الہام۔ وحی وغیرہ فیوض سے مستفیض نہین جسکی صدہا پیشگوئیان پوری نہین ہوئین؟ اللہ تعالےٰ کیطرف سے نشان پر نشان اور تائید پر تائید اور نصرت پر نصرت اس کو عطاء نہین ہوئی۔ جہان بھر کے زیرک۔ ذہین۔ ذکی۔ فہیم۔ ہر فرقہ اور ہر مذہب و ملت سے فوج فوج اور گروہ گروہ اس کے خادمون اور مریدون مین شامل نہین ہوئے ہے؟ اور شامل ہوتے ہی زبان سے قلم سے۔ مال سے جان سے غرض جس کس طرح ہو سکا دین کی خدمت مین مصروف نہین ہو گئے ہے؟ زمانہ کی حالت پکار پکار کر نہین کہتی کہ ایک حقیقی اور اصلی واعظ اور مصلح کی ضرورت ہے کسوف خسوف رمضان مین نہین واقع ہو چکا ہے؟

طاعون۔ زلزلے۔ قحط جیسے نشان بھی ڈرانے اور خوف دلانے کے لئے کافی نہین ہین؟ عربی کتابین تحدی کے طور پر نہین لکھین ہین جن کا مقابلہ کسی اہل زبان سے بھی نہ ہو سکا جس نے ارادہ کیا وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ جھوٹے مقدمے بنا کر لوگون نے اس کو ذلیل کرنا چاہا مگر وہ خود ہی ذلیل و خوار ہوئے بلکہ ان مقدمون کے دوران مین عجیب عجیب نشان ظاہر ہوئے۔ غرض کہانتک لکھتا جاؤن۔ وان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا والی بات ہے اگر ایسی باتین اور اللہ تعالےٰ کے عطیے اور انعام اور نشان۔ ٹھگون۔ فریبون۔ مکارون۔ دغابازون کا فرون مین بھی پائے جاتے ہون تو حق و باطل مین مابہ الامتیاز کیا چیز ہوگی۔ مگر نہین درخت اپنے پھلون سے پہچانا جاتا ہے۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک ہی دیکھکر کہدیا تھا کہ یہ منہہ جھوٹ بولنے والا نہین سو وہ دور ان دکھاتا نہین۔ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہین آؤ جھوٹ موٹ کی بے سند اور بناوٹی اور بدعتی مجلسون اور محفلون اور نفسانی اور نقلی و عقلی سے الگ ہو کر اصلی اور حقیقی واعظ کی وعظ و نصیحت پر دل سے کان لگائین تا کہ کامیابی حاصل ہو

نظم

نا راض آپ کیون ہین مسیح الزمان سے
باتین تو حق کی سن لین ذرا دل کے کان کر
اچھی نہین ہین دور سے یہ بدگمانیان
پاس آ کے جانچو تجربہ اور امتحان سے
آنکھون سے دور کردو تعصب کی پٹیان
پہونچیگا تم کو نور سہ قادیان سے
مذہب ہے کیا وہ جسمین ہون قصے کہانیان
مذہب ہے وہ جو زندہ ہو تازہ نشان سے
وہ معتبر ہے جو ہو روایات عمر و زید
یا جو براہ راست ہو حق کی زبان سے
مامور حق سے کرتے نہین ہو مقابلہ
کرتے ہو جنگ خالق کون و مکان سے
طاعت کرو شرائط بیعت کو مان لو
گر دو جہا نہین رہنا ہے امن و امان سے
پوری کبھی تو ہوگی تیری التجا گلاب
تائید حق کئے جا تو قلم و زبان سے

گلاب الدین احمدی رہتاسی

مضامین اخبار کیسے ہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ بجواب استفسار مندرجہ اخبار گوہر بار مطبوعہ ۲۸ نومبر ۱۹۰۷ء ۔ میرا ارادہ تھا کہ عرب کی تائید میں اظہار رائے کروں لیکن بوجہ مصروفیت کثرت کار و علالت طبع اس کام کے لئے فرصت نہ نکال سکا ۔ اتنے میں دوسرا پرچہ ۵ - دسمبر ۱۹۰۷ء کا پہونچ گیا ۔ للہ الحمد اس پرچہ میں بعض سابقون بالخیرات کی رائے پڑھ کر مجھے بڑی تقویت ہوئی ۔

اپنی رائے کی تائید میں اظہار دلائل سے پیشتر میں عرب صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ جنہوں نے اخبار میں ایسی تحریک وقت پر پیش کی ۔

میں ابتداءً اس خیال میں تھا کہ بدر مفید عام نہیں ہے اور نہ اپنے مشن کا پورا پورا فرض ہی ادا کر سکتا ہے ۔ تا وقتیکہ اس کو مقبول عام کیا جاوے ۔

موجودہ حالات میں بدر صرف پُرجوش احمدی احباب کے ہاتھوں میں آتا جاتا ہے اور انہیں کے ملاحظہ سے گذرتا ہے اور ان کو بھی محض سلسلہ کے اندرونی حالات سے اطلاع دیتا ہے غیر احمدی اشخاص کے لئے اس میں کوئی خبر نہیں ہوتی اس لئے ان کی دلچسپی کا موجب نہیں اور اسی واسطہ ان کی نگاہ سے گرتا ہے ۔ کئی سعید الفطرت روحیں جو حضور کے دعاوی اور دلائل سے محض بوجہ بے خبری محروم ہیں ۔ ان کی واقفیت کا موجب نہیں ہو سکتا کتنے ہمارے سلسلہ کے مخالفین ایسے ہیں ۔ جو ہمارے امام پاک کے صحیح واقعات سے بے خبر ہیں اور بد اندیش نکتہ چینیوں کی غلط افواہوں سے متاثر ہو کر کنارہ کش ہیں اون کو اصل واقعات سے ماہر کرنا ہمارا فرض ہے اور وہ اخبار کے ذریعہ سے جلد اور بسہولت حالات کو معلوم کر سکتے ہیں اس لئے صحیح واقعات بذریعہ مقبول عام اخبار بہتوں کی نجات کا موجب ہو سکتے ہیں ۔

میں ابتداء سے البدر کا خریدار ہوں لیکن شاذ و نادر کے طور پر کبھی کسی غیر احمدی نے اس اخبار کو مجھ سے لے کر پڑھا ہے ۔

اخبار کو جاری ہوئے کوئی چھ سال سے زیادہ ہو گئے ہیں اور اس عرصہ میں اس کی تعداد اشاعت صرف ۱۳۰۰ تک پہونچی ہے ۔ یہ تعداد بظاہر دلکش نہیں ہے لیکن اس سلسلہ کے لئے موجب فخر ہے نہیں ۔ احمدی جماعت اس وقت چار لاکھ سے زائد بیان کی جاتی ہے اور قادیان سے نکلنے والا پرچہ جو کچھ گران قیمت بھی نہیں اور قومی مضامین کے لحاظ سے بھی ماشاء اللہ اب خاصہ قابل دید ہے افسوس دس ہزار کاپی تک شائع نہیں ہوتا ۔ ورنہ ایک آریہ اخبار ہندوستان جو بدر سے عمر میں کوئی دو سال کم ہے اور اشاعت میں [illegible] ہزار زیادہ ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ کارکنان ہندوستان نے قبولیت عامہ کو مد نظر رکھ کر ہر ایک مذاق کے مطابق مضامین کو بہم پہونچایا ہے پولیٹیکل تحریک جو فی زمانہ انڈیا میں ہر ایک دل میں جوش زن ہے اس کو بالکل نظر انداز کر کے گویا اخبار کو بالکل طعام بے نمک کے طور پر پیش کرتا ہے ۔ جس کو سوائے زمرہ زہاد کے اور بہ مشکل پسند کریں گے ۔

غرض میری پولیٹیکل پہلو کا ذکر کرنے سے یہ نہیں ہے کہ ہمارے اخبار بھی آریہ اخباروں کی طرح منہ پھٹ ۔ احسان فراموش ۔ حد سے متجاوز حقوق مہذب ہو جاویں بلکہ یہ ہے کہ احمدی جماعت کو ایسے مضامین سے واقف کر کے اس کے اوپر ایسے ثبوت دئے جاویں جو موجب صلاحیت ہوں ۔

اس قسم کا اخبار مخالف و موافق دونوں کی توجہ کو اپنی طرف کھینچے گا اور مجھے یقین ہے کہ جتنے زائد ہاتھوں میں اخبار پہونچے گا اتنا ہی اس سلسلہ کی ایزدی ترقی کا موجب ہوگا ۔ دنیا پرست خلائق عامہ کو دینی چاشنی سے آشنا کرنا ایک ٹیڑھی کھیر ہے اور البدر کو اب ایک ایسی کونین کی گولی بنانا چاہیے جس میں ذرا برابر دین اور اس کی روبرو دنیا کی شرینی کا غلاف ہو اور جو گاہے گاہے خفیف مسلسل دینے کے بعد متواتر دی جاوے تاکہ یہ پولیٹیکل بخار عوام کے دل و دماغ سے بتدریج خارج کیا جاوے ۔

اس غرض کے لئے کم سے کم ایک صفحہ اخبار کا مختلف چیدہ اور دلچسپ عام خبروں کے لئے وقف کیا جاوے ۔ کوئی خبر تین سطر فی کالم سے زائد جگہ نہ لے اور خلاصہ ایسا عمدہ ہو کہ مغز خبر سے خالی نہ ہو ۔ ایک کالم ملکی مضمون کے متعلق جتنی تار خبریں ہوں ان کے واسطے مخصوص رہے ایک کالم غیر اسلامی حملوں سے احمدی جماعت کو اطلاع دے ایک کالم اسلامی سلطنتوں کے حالات سے پُر ہو ۔ آریہ نکتہ چینیوں کے خیالات سے مطلع کرنے کے لئے ایک خاص کالم ہو ۔ اور آریہ ذرائع ترقی کو پیش احمدی قوم کر کے ان کو اپنے ترقی کے اسباب پر غور کرنے کی توجہ دلائی جاوے ۔

احمدی جماعت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اب روز افزوں ترقی کر رہی ہے اور اس میں مختلف مذاق کے لوگ موجود ہیں ۔ بعض الہامات اور اقوال طیبات کے شایق ہیں ۔ دوسرے ان کے ساتھ ملکی خبروں کے بھی متلاشی ہیں ۔ تیسرے اپنی رقیب قوم آریہ کے بد اندیشیوں سے مطلع ہو کر اپنی حفاظت کا انتظام کیا چاہیئے ۔ جو مسلمان اور غیر مسلمان افسروں کے ذریعہ سے ملازمان احمدی جماعت کو تکلیف پہونچتی ہی ان کو حکام تک پہونچانے کا کوئی ذریعہ اپیل موجود نہیں ہے اس کو مد نظر رکھا جاوے ۔

عبد العزیز خان کلرک باغبانپور
مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۷ء

وصیت ۲۶۶/۱۴۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین محمد عبد اللہ پروفیسر جہانگیر ولد ولی بیگ قوم مغل ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس و بلاجبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون -

نوٹ - چونکہ وصیت ہمارا ہر مطبوعہ ہے اور شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد ہے لہذا اس جگہ اس کا اندراج نہین کیا گیا -

چہارم - اپنی جایداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون کہ میرا مال سنہار فروشی تخمیناً دوسو روپیہ کا ہے اس کے متعلق مین وصیت کرتا ہون کہ اس کا تیسرا حصہ یعنی مبلغ ۶۶ اپنی زندگی مین ادا کرونگا۔ اگر ادا نہ سکون - تو میری جایداد مذکورۃ الصدر سے وصول کر لیا جاوے - اگر بعد وفات میرا کوئی وارث ہو - تو بعد تجہیز و تکفین یہ بقیہ مال میرے ورثا کا حق ہوگا اور اگر کوئی وارث نہ ہو تو وہ بھی میرے وارث حقیقی و آقا و شفیع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یا اُن کے جانشینان کی ملکیت ہوگا اور اپنی آمدنی ماہوار کا دسوان حصہ ماہوار از روئے ایمانداری ادا کرتا رہونگا - فقط المرقوم ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء

العبد - محمد عبد اللہ بیگ عرف پروفیسر جہانگیر مہاجر قادیان بقلم خود

گواہ شد - حافظ تصور حسین مہاجر بریلوی

گواہ شد - محمد صادق عفی اللہ عنہ

گواہ شد - مفتی فضل الرحمن بقلم خود -

وصیت ۱۶۱/۱۱۵

میں مسماۃ فتح بانو زوجہ مستری قطب الدین مہاجر قوم اوان پیشہ آہنگری ساکن قادیان دارالامان - بقائمی ہوش وحواس خمسہ و بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۱ر جنوری ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہون -

نوٹ - شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد ہے اسلئے یہان پر اس کا اندراج نہین کیا -

چہارم - میری جایداد حسب ذیل ہے مبلغ ۲۸ روپیہ ہین جن پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے اور اس مین میرا کوئی شریک نہین - آج کی تاریخ سے اس جایداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق یہ وصیت کرتی ہون کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جائے اور یہ مبلغان مذکور مین نے اپنی دوکان مین تجارت کے لئے دے ہوئے ہین - ان کی نسبت مین یہ بھی اقرار کرتی ہون کہ جو اللہ تعالیٰ اس مین نفع دیگا تو اس کی انجمن مذکور ہی مالک متصور ہوگی - یعنے وصیت کردہ جایداد کے نفع کی - اور انجمن مذکور اختیار ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد اس جایداد کو میری بقیہ جایداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے - یا اس وصیت کردہ جایداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرضیکہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایداد کی مالک متصور ہوگی - میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی - میری اس وصیت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہین - اگر میری جایداد وصیت کردہ بڑھ جاوے جیسا کہ مین نے اُوپر اقرار کیا ہے تو اس کی مالک بھی انجمن مذکور ہے -

پنجم - مین اقرار کرتی ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جایداد مذکورہ بالا جایداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جایداد ماسوائے جایداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو - تو ایسی جایداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے جس کا ذکر مین نے فقرہ ماسبق نمبر ۴ مین کیا ہے - مین ایسی جایداد کی وقتاً فوقتاً انجمن کو اطلاع دیتی رہون گی - المرقوم ۱۱ر جنوری ۱۹۰۷ء

العبد - مسماۃ فتح بانو - نشان انگوٹھا

گواہ شد - مستری قطب الدین بقلم خود کاتب وصیت ہذا و شوہر موصیہ -

گواہ شد - محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر اخبار بدر قادیان

وصیت ۱۶۲/۱۳۵

میں عبد السمیع ولد عبد الرحمن قوم شیخ ساکن سراوہ ضلع میرٹھ حال کپور تھلہ - بقائمی ہوش وحواس و بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۱۵ر جنوری ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہون اور لکھدیتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

نوٹ - چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد ہے - لہذا اس جگہ بوجہ طول درج نہین کیا گیا -

چہارم - میری جایداد جس پر اس وقت میرا مالکانہ قبضہ ہے صرف مبلغ مال ۱۸۰ روپیہ ہے - جو سیونگ بنک ڈاک خانہ کپور تھلہ مین جمع ہے - اس روپیہ مین یعنے جایداد مین میرا کوئی شریک نہین ہے - آج کی تاریخ سے اس جایداد کے ۱/۳ حصہ کے متعلق مین یہ وصیت کرتا ہون کہ میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کی جائے - انجمن مذکور کو اختیار ہوگا - کہ میرے مرنے کے بعد اس جایداد کو میری بقیہ جایداد سے الگ کرے یا اس مین شامل رہنے دے یا اس وصیت کردہ جایداد سے مفاد اٹھا کر اغراض انجمن کو پورا کرے - غرض کہ انجمن مذکور ہر طرح سے اس وصیت کردہ جایداد کی مالک متصور ہوگی - میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی میری اس وصیت کردہ جایداد سے کوئی تعلق نہین ہوگا -

پنجم - مین یہ بھی اقرار کرتا ہون کہ اگر آج کی تاریخ کے بعد مین اور کوئی جایداد مذکورہ بالا جایداد کے علاوہ پیدا کرون یا میرے مرنے کے بعد کوئی اور جایداد ماسوائے جایداد مذکورہ میری متروکہ ثابت ہو - تو ایسی جایداد فاضلہ کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے - جس کا ذکر فقرہ ماسبق نمبر ۴ مین کیا ہے - مین وقتاً فوقتاً انجمن مذکور کو ایسی جایداد کی اطلاع دیتا رہونگا - فقط

العبد

عبد السمیع ولد عبد الرحمن قوم شیخ سکنہ سراوہ ضلع میرٹھ حال وارد کپور تھلہ

گواہ شد - ظفر احمد ولد شیخ ابراہیم ساکن حال کپور تھلہ احمدی بقلم خود

گواہ شد - فضل محمد خان رئیس بیگووال حال وارد کپور تھلہ احمدی بقلم خود

وصیت ۱۸۱/۱۶۱

مین مسماۃ حلیمۃ النساء زوجہ بشارت احمد بنت منشی صفدر جنگ قوم شیخ ساکن امرت سر حال وارد پنڈی گھیپ بقائمی ہوش وحواس و بلاجبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہون -

نوٹ - چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر ایک وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس جگہ نہین لکھا گیا -

چہارم - اپنی جایداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہون - کہ میری وفات کے بعد جو کچھ میرا ترکہ ہو اس کا

پانچوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیا جاوے - برائے اشاعت اسلام مطابق سلسلہ احمدیہ و مقبرہ بہشتی وغیرہ - اور اس مین میرے ورثا مین سے کسی کا حق نہ ہوگا۔

المرقوم ۲۸ر جولائی سنہ ۱۹۰۷ء

العبد - سلمۃ النسا ر بقلم خود

گواہ شد - اسد اللہ گرداور بقلم خود ساکن تنبو مقیم پنڈی گہیپ

گواہ شد - بشارت احمد عفی اللہ عنہ بقلم خود اسسٹنٹ سرجن پنڈی گہیپ۔

وصیت ۱۸۲/۱۶۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین مسماۃ خورشید بانو بیوہ بشیر احمد بنت رحمت اللہ قوم شیخ ساکن امرت سر حال وارد پنڈی گہیپ - بقائمی ہوش و حواس و بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون

نوٹ - چون کہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج نہین کیا۔

چہارم - اپنی جائداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتی ہون - کہ میرے مرنے کے بعد جو کچھہ میرا متروکہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ و مقبرہ بہشتی وغیرہ دیا جاوے اور اس مین میرے ورثا مین سے کسی کا حق نہوگا - المرقوم ۲۸ر جولائی سنہ ۱۹۰۷ء

العبد

خورشید بانو نشانی انگوٹھا

گواہ شد - خاکسار اسد اللہ خادم حضرت مسیح موعودؑ بقلم خود ساکن تنبو

گواہ شد - بشارت احمد عفی اللہ عنہ بقلم خود اسسٹنٹ سرجن پنڈی گہیپ

وصیت ۱۸۳/۱۶۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین مسماۃ فاطمہ کبرا بنت سید کرامت حسین قوم سید ساکن امرت سر حال وارد پنڈی گہیپ - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہون

نوٹ - چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے لہذا اس جگہ اس کا اندراج نہین کیا گیا۔

چہارم - اپنی جائداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتی ہون - کہ میری وفات کے بعد جو کچھہ میرا متروکہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام اور مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ و بہشتی مقبرہ دیا جاوے - اور اس مین میرے ورثا مین سے کسی کا حق نہ ہوگا۔ المرقوم ۲۸ر جولائی سنہ ۱۹۰۷ء

العبد

فاطمہ کبرا - بقلم خود

گواہ شد - اسد اللہ بقلم خود ساکن تنبو - الی خادم امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

گواہ شد - بشارت احمد عفی اللہ عنہ بقلم خود اسسٹنٹ سرجن پنڈی گہیپ۔

وصیت ۱۸۴/۱۶۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین مسماۃ فاطمہ سکینہ زوجہ الٰہی بخش صاحب بنت سید کرامت حسین قوم شیخ ساکن امرت سر حال وارد پنڈی گہیپ بقائمی ہوش و حواس خمسہ و بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔

نوٹ - چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا۔

چہارم - اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہون - میری وفات کے بعد جو کچھہ میرا متروکہ ہو اس کا پانچوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام اور مطابق سلسلہ احمدیہ و بہشتی مقبرہ وغیرہ دیا جاوے - اس مین میرے ورثا مین سے کسی کا حق نہ ہوگا۔ المرقوم ۲۸ر جولائی سنہ ۱۹۰۷ء

العبد

فاطمہ سکینہ بقلم خود

گواہ شد - بشارت احمد عفی اللہ عنہ اسسٹنٹ سرجن پنڈی گہیپ بقلم خود

گواہ شد - اسد اللہ احمدی بقلم خود ساکن تنبو خادم امام مہدی علیہ الصلوٰۃ و السلام

وصیت ۱۸۵/۱۶۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین مسماۃ کنیز فاطمہ زوجہ کرامت حسین بنت احمد علی قوم سید ساکن امرت سر حال وارد پنڈی گہیپ - بقائمی ہوش و بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہون۔

نوٹ - چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج نہین کیا گیا۔

چہارم اپنی جائداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتی ہون - کہ میری وفات کے بعد جو کچھہ میرا متروکہ ہو اس کا تیسرا حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو برائے اشاعت اسلام اور مطابق سلسلہ احمدیہ و مقبرہ بہشتی وغیرہ دیا جاوے اور اس مین میرے ورثا مین سے کسی کا حصہ نہ ہوگا۔

المرقوم ۲۸ر جولائے سنہ ۱۹۰۷ء

العبد

کنیز فاطمہ نشانی انگوٹھا

گواہ شد - اسد اللہ احمدی بقلم خود ساکن تنبو

گواہ شد بشارت احمد عفی اللہ عنہ - اسسٹنٹ سرجن پنڈی گہیپ

وصیت ۲۵۶/۱۱۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مین محمد عارف ولد میان عادل قوم کلیار ساکن امیر پور ضلع ملتان مہاجر قادیان - بقائمی ہوش و حواس خمسہ و بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون۔

نوٹ - چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا گیا۔

چہارم اپنی جائداد متروکہ کے متعلق مین حسب ذیل وصیت کرتا ہون - کہ میرے پاس کوئی غیر منقولہ جائداد نہین ہے۔ منقولہ جائداد یہ ہے - کتب و اوزار جلد سازی قیمتی معہ عه

اس کا تیسرا حصّہ بعد وفات میری ملکیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ہوگا۔ علاوہ اس کے اپنی آمدنی کا دسواں حصّہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ علاوہ اس کے اگر اور کوئی جائداد پیدا کروں یا بعد وفات میری متروکہ ثابت ہو۔ تو اس کے متعلق بھی میری یہی وصیت ⅓ حصّہ کی ہے۔ ۱۸ جولائی ۱۹۰۷ء

العبد

محمد عارف احمدی ساکن امیر پور ضلع ملتان حال وارد قادیان

گواہ شد۔ نور الدین

گواہ شد۔ غلام محمد بقلم خود

گواہ شد۔ روشن علی بقلم خود

وصیّت ۲۶۷/۱۷۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

مَیں دین محمدؐ ولد امام دین قوم لوہار ساکن قادیان دارالامان بقائمی ہوش و حواس و بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ وصیت کا فارم مطبوعہ ہے اور شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر ایک وصیت میں واحد ہے اس لئے اُسکا اندراج یہاں پر نہیں کیا گیا۔

چہارم۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے قبضہ میں ایک مکان قادیان میں ہے۔ جس کا حدود اربعہ یہ ہے۔ مشرق شاہ راہ عام۔ مغرب مکان شیخ خیراتی قریشی۔ جنوب مکان جین گمہار۔ شمال مکان عبد اللہ گمہار۔ واقعہ محلہ گمہاراں ہے۔ بالفعل قیمتی ایک سو بیس ۱۲۰ روپیہ اس کے علاوہ اسباب آہنی جو میری دوکان میں فروخت کے لئے موجود ہے۔ اور میرے گھر کے برتن وغیرہ ہیں۔ میں اپنی جائداد متروکہ کے متعلق یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ اس کا ⅑ حصّہ میری وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے میرے کسی وارث کو میری اس وصیت کے خلاف کرنے کا ہرگز ہرگز اختیار نہ ہوگا۔ ایسا ہی میری اس جائداد کے متعلق جو میں آئندہ پیدا کروں یا جو میری وفات کے بعد میری جائداد ثابت ہو۔ غرضیکہ میری ہر قسم کی جائداد کا ⅑ حصہ میری موت کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سپرد کیا جاوے۔ صدر انجمن کو میری موصوبہ جائداد کے متعلق ہر قسم کا اختیار ہوگا جس طرح چاہے وہ کرے۔ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۰۷ء

العبد

دین محمد لوہار ولد امام الدین لوہار ساکن قادیان ضلع گورداسپور

گواہ شد

مستری قطب الدین لوہار ساکن قادیان

گواہ شد

محمد صادق عفی اللہ عنہ ۲۵/۹/۷

وصیّت ۲۰۸/۱۴۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

مَیں احمد ولد بانع علی قوم کشمیری ساکن دہرم کوٹ رندہاوہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ شرط اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے۔ اس لئے اس کا اس جگہ اندراج نہیں کیا گیا۔

چہارم۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق میں حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ اس وقت میرے پاس مکان سکنی و زر نقد و زیور و برتن وغیرہ مبلغ چھ سو دس ۶۱۰ روپیہ کے موجود ہیں جس کا دسواں حصہ مبلغ اکسٹھ ۶۱ روپے ہوتے ہیں جن کی نسبت خاکسار اقرار کرتا ہے۔ کہ یہ اکسٹھ روپیہ بشرح ۵ روپیہ فیسال کے حساب سے اگر خدا تعالے زندہ رکھے۔ تو خود ادا کر دے گا۔ اور اس جائداد کے علاوہ جو جائداد اللہ تعالے اسے عطا کرے گا اس کا حصہ بھی حسب الحکم حضرت امام الزمان انجمن کارپرداز مصالح قبرستان میں پیش کر دے گا۔ اور ایسی جائداد نئی سے انجمن کارپرداز مصالح قبرستان کو اطلاع دوں گا۔ اگر یہ دسواں حصہ ادا کرنے سے پہلے خاکسار مر جاوے۔ تو خاکسار کے وارثان یہ دسواں حصہ مذکور ادا کر دیں گے۔ ۲ اپریل ۱۹۰۷ء

العبد

احمد ولد بانع علی قوم کشمیری ساکن دہرم کوٹ رندہاوہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور معہ نشانی انگوٹھا۔

گواہ شد

[illegible] احمدی دہرم کوٹ رندہاوا

گواہ شد

شیخ [illegible] ساکن دہرم کوٹ رندہاوہ تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ بقلم میر عابد علی قوم سید ساکن دہرم کوٹ رندہاوہ

وصیّت ۲۶۳/۱۶۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم

مَیں اکبر شاہ خان اکبر ولد مولوی نادر شاہ خان صاحب قوم افغان افغانی الاصل بونیر وال ساکن نجیب آباد ثم قادیان دارالامان۔ میں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

نوٹ۔ چونکہ شرط نمبر اول و دوم و سوم کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہیں کیا۔

چہارم۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں اپنے وطن نجیب آباد سے ہجرت کر کے دارالامان قادیان میں چلا آیا ہوں۔ وطن میں کسی جائداد پر میرا اس قسم کا مالکانہ قبضہ نہیں ہے کہ میں اس میں تصرف کر سکوں اور نہ یہاں سوائے چند جوڑے کپڑوں اور چند کتابوں کے میری کوئی جائداد ہے جس وقت کسی جائداد پر میرا قبضہ ہوا یا میں نے کوئی نئی جائداد پیدا کی اسی وقت انشاء اللہ تعالے اس کا پانچواں حصہ یا اُس کے پانچویں حصہ کی قیمت صدر انجمن احمدیہ کی نذر کروں گا۔ میرے مرنے کے وقت یعنی میرے مرنے کے بعد جس قدر میری ایسی جائداد ثابت ہو۔ کہ جس میں سے پانچواں حصہ یا اُس کے پانچویں حصہ کی قیمت انجمن کو نذر نہیں کی گئی۔ تو وہ کل جائداد انجمن کی ملکیت متصور ہوگی ہاں انجمن کو اختیار ہے کہ اس میں سے پانچواں حصہ یا زیادہ لیکر باقی اگر چاہے تو میرے ورثاء کو دیدے میں یہاں نوکر بھی ہوں لیکن میری ماہواری تنخواہ میرے کل اخراجات ضروریہ کیلئے کافی نہیں ہوتی۔ میں مقروض بھی ہوں۔ لہٰذا اس وقت تک کہ جب تک خدا خود سامان غیب سے ظہور میں لاوے اور میں ادائگی قرض سے سبکدوش ہوں میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی تنخواہ کا دسواں حصّہ ماہ بماہ صدر انجمن احمدیہ کو دیتا رہوں گا۔ اور جبکہ قرضہ ادا ہو چکیگا تب انشاء اللہ اپنی تنخواہ کا پانچواں حصہ ماہوار ادا کروں گا۔ اے میرے خدا میری مدد کر اور اے میرے خدا مجھ کو اپنا نیک اور کامیاب بندہ بنا۔ آمین یا رب العالمین۔

العبد۔ اکبر شاہ خان اکبر نجیب آبادی ثم قادیانی قوم افغان بونیر وال بقلم خود ۱۰ اگست ۱۹۰۷ء

گواہ شد۔ محمد سرور شاہ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس تعلیم الاسلام ۱۸/۹/۷

گواہ شد۔ نور الدین

گواہ شد۔ شیر علی عفی اللہ عنہ ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ۱۹/۹/۷

وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مَین عبد اللہ ولد مراد قوم کھرل ساکن یوسف والہ چک ۲۷۸ تحصیل سمندری ضلع لائل پور سابق ٹھٹھ بشر ضلع منٹگمری

بقائمی ہوش وحواس خمسہ بلا جبر واکراہ اپنی خوشی ورضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا گیا ۔

چہارم ۔ اپنی جایداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ مین اپنی جمیع پیداوار از قسم زمین ومال ومویشی کمائی وغیرہ کا اپنی زندگی مین ۱/۱۰ انجمن احمدیہ قادیان کو ہر سال بعد وضع خرچ وقرضہ (جو حصول پیداوار کے لئے کرنا پڑتا ہے) ادا کرتا رہون گا ۔ اور میرے مرنے کے بعد بھی میری یہ وصیت قائم رہے گی ۔ اور میرے کسی وارث کو خواہ وہ احمدی ہو یا غیر احمدی ہو ۔ میرے اس وصیت کردہ حصہ آمدنی سے کوئی تعلق نہین ۔ اگر مین اپنی زندگی مین اپنی جائداد منقولہ غیر منقولہ کا کی قیمت کا تخمینہ لگا کر اور اس کا دسوان حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالے کر کے باقاعدہ رسید بھی حاصل کر لون ۔ تب بھی میری وصیت مذکورہ بالا دربارہ دسوان حصہ پیداوار بقیہ جائداد پر قائم رہیگی اور میرے ورثاء احمدی ہون یا غیر احمدی ۔ اون کو یکمشت ادا کردہ روپیہ کی بابت گنجائش حجت یا عذر نہ رہے گی اگر میرے مرجانے کے بعد میرے ورثاء یہ حصہ پیداوار دینے مین خیانت کرین ۔ تو انجمن مذکور کو یہ بھی وصیت ہے ۔ کہ دسوان حصہ جائداد الگ کر لیوے اور اپنے قبضہ مین کر لیوے

العبد

موصی عبد اللہ احمدی ولد مراد ذات کھرل سکنہ چک ۲۷۸ تحصیل سمندری ضلع لائل پور

گواہ شد

بوٹیخان احمدی ساکن قلعہ سوبہا سنگھ ضلع سیالکوٹ حال پٹواری ہر حلقہ نمبر ۲۸ بقلم خود

گواہ شد محمد عمر ولد عبد اللہ قوم کھرل ساکن چک ۲۷۸ تحصیل سمندری ضلع لائل پور ۔

گواہ شد

امام بخش احمدی مدرس چک ۲۹۲ تحصیل سمندری ضلع لائل پور بقلم خود

گواہ شد

تاجا ولد برستہ احمدی قوم کھرل ساکن چک ۲۷۸ تحصیل سمندری ضلع لائل پور

وصیت ۲۲۵/۱۴۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مَین سردار بیگم زوجہ ماسٹر فقیر اللہ بنت کمال الدین قوم اوان ساکن قادیان دارالامان ۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے ۔ اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا گیا ۔

چہارم ۔ اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہون ۔ میرے مرنے کے بعد میری کل جائداد اگر دو سو روپے یا اس سے کم قیمت ہو ۔ تو نصف صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دی جائے اور نصف میرے ورثاء مین تقسیم ہو اور اگر دو سو روپے سے زائد قیمت کی ہو ۔ تو کل جائداد کی قیمت ڈال کر دو سو روپے کی جائداد مین سے نصف انجمن کا اور نصف میرے ورثاء کا اور باقی مین سے پانچوان حصہ انجمن کا اور باقی ورثاء مین تقسیم ہو ۔ اور جو میری غیر منقولہ جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو اس مین بھی پانچوین حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اور باقی وارثون کا حق ہوگا ۔

والسلام مورخہ ۱۹ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء مطابق ۵ ۔ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ

العبد

سردار بیگم بقلم خود

گواہ شد

فقیر اللہ احمدی عفی اللہ عنہ نائب ناظم میگزین

گواہ شد

جان بی بی عرف بوبو صاحبہ بنت جان محمد ساکن قادیان بقلم خود فقیر اللہ ۔ انگوٹھا لگا یا گیا

وصیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مین عبد الغنی خان ولد مولا بخش قوم افغان ساکن سنور ریاست پٹیالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔

نوٹ ۔ چونکہ شرط اول ودوم وسوم کا مضمون ہر وصیت مین واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس کا اندراج اس جگہ نہین کیا ۔

چہارم ۔ اپنی جایداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتا ہون ۔ میری کل جایداد غیر منقولہ تخمیناً قیمتی مبلغ للعہ قصبہ سنور ریاست پٹیالہ مین واقعہ ہے ۔ جس کا دسوان حصہ تعدادی مبلغ یکصد وشش روپیہ ہوتے ہین ۔ ان کو اپنی زندگی مین ادا کرنے کی کوشش کرون گا ۔ اگر ادا نہ ہو سکے ۔ تو مکان سکونہ میرے محدودہ ذیل سے مبلغ مذکورہ روپے یا جس قدر باقی رہ جاوین ۔ وصول کر لئے جاوین اور مبلغ عـ۸ روپیہ ماہوار کا مین ملازم ہون اس کا دسوان حصہ مبلغ عـ روپیہ ماہوار ادا کرتا رہون گا ۔

المرقوم ۲ ۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء

حدود اربعہ مکان سکونہ مذکورہ

موخر ۔ مکانات قاضی محمد یوسف و قاضی محمد تقی

مقدم ۔ شارع عام

جنوب ۔ مکان میان جی محمد حسین پٹواری

شمال ۔ مسجد احمدیان وصحن مسجد

العبد

عبد الغنی خان افسر فراش خانہ

گواہ شد

عبد الحی عرب ۔ مصنف لغات القرآن

گواہ شد

محمد اکبر خان بقلم خود سنوری

دکن سے ایک خط دکنی اردو مین

مولانا مکرم مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار قادیان شریف سے روانہ ہوکر تیماپور پہونچا۔ اخویم شیخ صاحب بوقت واپسی۔ امرت سر۔ لاہور۔ دہلی وغیرہ مین ٹھہرنے کے لئے پتہ لیکھ دئے تھے۔

امرتسر مین جیمل سنگھ کا کٹرہ دریافت کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوا۔ سڑک پر یک شخص داڑہی والا مسلمان کھڑا تھا اس سے دریافت کیا کہ یہان کتب خانہ احمدیہ کہان ہے وہ یہ سنتے ہی غصہ مین بھر آیا اور کہا کہ کتب خانہ احمدیہ کیون کہتے ہو۔ کہتے خانہ احمدیہ کہو۔ خاکسار نے سمجھ لیا۔ کہ اس بھونکنے والے کے طرف کچھ التفات کرتا ہون تو اور زیادہ بھونکنے گا۔ پھر وہ شخص دریافت کرنے لگا کہ تم کہان سے آئے ہو۔ مین اس کا جواب نہ دیا۔ دوسرے طرف پتہ دریافت کرنے کے لئے چل نکلا۔ یہ فکر ہوئی۔ کہ یہان کے مخالفون کی یہ حالت ہے۔ کہ وہ انسانیت سے بھی گئے گذرے ہین پھر پتہ چلنا دشوار ہے آگے چل کر یک دوکان پر دو چار شخص بل بیٹھے تھے اون مین یک بزرگ تھے۔ ان سے پوچھا کہ کتب خانہ احمدیہ کہان ہے وہ کہے تم کہان سے آئے ہو۔ خاکسار کہا دکن حیدرآباد سے۔ پھر کہے کہ کیا تم مرزائی ہو۔ مینے کہا کہ الحمدللہ۔ وہ کہے کہ تم کیا دیکھ کر اون (حضرت اقدسؑ) پر ایمان لائے۔ خاکسار کہا وفات عیسیٰ دیکھ کر۔ یہ سنکر کہے کہ ہان یہ ایک اختلافی مسئلہ ہے۔ اچھا فلان مسجد کے پاس یک تختہ لگا ہوا ہے۔ اُس پر کتب خانہ احمدیہ مرقوم ہے۔ دیکھ لینا اور وہان اپنا اسباب رکھ کے پھر یہان چلے آنا۔ مینے کہا اگر فرصت ہوئی ورنہ خیر! کتب خانہ پہونچے بڑے آرامی رہے۔ دوسرے روز امرتسر سے ہم ہر چہار احباب لاہور پہونچکر جناب مولانا خواجہ وکیل کے مکان پر نازل ہوئے اور جناب مولانا یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر سے بھی ملاقات ہوئی۔ ہر دو حضرات کے ملنے پر بڑی خوشی ہوئی۔ ان کی مہمان نوازی و خوش خلقی بیان کرنے کے لئے یہ کہنا کافی ہے کہ وہ احمدی ہین پھر وہان سے دہلی پہونچے۔ جناب مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ڈاکٹر کے مکان پر نزول فرمائے۔ انہون نے بزرگان دین حضرات شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبدالقادر صاحب و شاہ عبدالرحیم صاحب وغیرہ۔ ولی اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم کی زیارت سے مشرف کئے پھر دوسرے روز حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ پر پہونچے۔ یہان کے مجاور ہم کو دکن والے دیکھ کر یکے بعد دیگرے سب آٹھ دس صاحب جمع ہوئے مگر اونہون نے مثل اجمیر شریف کے مجاورون کے ہم کو تنگ نہین کیا۔ للہ فی اللہ پر اون کو یک روپیہ بخوشی دیا گیا ہے۔

اجمیر کی کیفیت عجیب و غریب ہے۔ مسافران زائرین بیچارون کو یہان کے مجاورون کیوجہ سے حضرت خواجہ صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زیارت اور دعا کا لُطف ہی نہین ملتا۔ ہم لوگ اسٹیشن پر اُترتے ہی دو تین مجاور آپہونچے اور کہے کہ کیا آپ لوگون کو حضرت کی زیارت کرنی ہے۔ کہے ہان۔ پھر وہ ہم کو درگاہ مین لے گئے اور یک جگہ پر جہان چادر بچھی ہوئی کچھ پہول اس پر رکھے گئے تھے وہان بٹھوائے اور کہے کہ کچھ مٹھائی و پہول ہوتا ہے تو منگوادین پیسے نکالدو۔ مینے کہا کہ نہین پھر کہے کہ یہان کی زیارت کا معمول ہے۔ کہ پہلے کچھ نذرانہ دینا ہوتا ہے اس کے بعد زیارت کرائی جاتی ہے۔ خاکسار کہا کہ ہم لوگ مسافر ہین پہلے زیارت کرنے دو۔ پھر جو کچھ دینا ہوگا وہ دیا جاوے گا۔ مین ایک شخص اسباب کے پاس بیٹھا اور میرے ساتھی تین بھائی زیارت کے لئے اندر گئے۔ ان کی واپسی پر پھر خاکسار اندر مزار مبارک کے پاس جاکے فاتحہ پڑھکر دعا کرنے مین تہا۔ کہ جھٹ مجاور صاحب غلاف کے اندر سے عودی نکال کے کہے کہ یہ تبرک ہے لیو۔ خاکسار اس کے لینے سے انکار کیا وہ مجاور فوراً بول اُٹھا کہ تم رافضی معلوم ہوتے ہین۔ مسلمان نہین ہین۔ مینے کہا آپ جو کچھ کہو کہو۔ یک مجاور نے کہا اچھا نذرانہ کیا دیتے ہو۔ دیو۔ ہر چند کچھ دینے کو جی نہ چاہا مگر پھر بھی دو آنے کے پیسے دئے گئے یک مجاورہ صاحب وہ دو آنے سنتے ہی بول اُٹہا۔ کہ تم لوگ کافر ہین تمہارے آنے سے درگاہ تمام ناپاک ہوئی۔ اور کچھ زبان درازی کرنے پر تہا۔ ہم چل نکلے اور یہ بھی دیکھا کہ زیارت کرکے پچھلے پاؤن چلنے کی ہدائیت ہوتی ہے میرے دل مین یہ کھٹکا تہا۔ کہ مجاور ہم کو بھی اس مین ضرور تنگ کرین گے۔ مگر خیر گذری پھر وہان سے بمبئی ہوتے ہوئے ہر چہار بھائی داخل وطن ہوئے۔ فقط۔ راقم عبداللہ احمدی حیدرآباد دکن

رسید زر

تاریخ			نمبر	نام	رقم
۱۴ نومبر ۱۹۰۷ء			۱۵۴۱	مولوی محمد عبداللہ صاحب	سعہ/
۱۴	"	"	۱۰۹۸	درگا پرشاد صاحب	عہ/
۱۴	"	"	۱۵۷	چوہدری علی محمد صاحب	سے/
۱۴	"	"	عہ	میر حسن صاحب	عہ/
۱۶	"	"	عہ	میان غلام نبی صاحب	عا/ ۱۰/
۱۶	"	"	عہ	رحیم بخش صاحب	عہ/
۱۶	"	"	عہ	نامعلوم الاسم	عہ/
۱۶	"		۲۸۴	محمد عبداللہ صاحب	سے/
۱۶	"	"	عہ	دیوڑہی نواب صاحب	۸/
۱۶	"	"	۱۸۳۸	شیخ الہ دین صاحب	عا/
۱۶	"	"	عہ	میر عابد علیشاہ صاحب	عہ/
۱۶	"	"	عہ	محمد شفیع برائے تبلیغ فنڈ	عا/ ۸/
۱۸	"	"	۲۶۴	مولوی محمد حیات صاحب	سے/
۲۱	"	"	۲۵۱	چودہری غلام حیدر صاحب	سے/
۲۱	"	"	۵۵	محمد عبداللہ صاحب	سے/
۲۲	"	"	عہ	سید عبدالرشید صاحب	سے/
۲۲	"	"	عہ	چودہری علی بخش صاحب	سے/
۲۳	"	"	عہ	مولوی علم الدین ساکن بہوا	سے/
۲۴	"	"	۹۶۷	مرزا ظہور علی صاحب	سے/
۲۴	"	"	۷۹۵	محمد ابراہیم صاحب	سے/
۲۴	"	"	۱۵۲	روڑی خان صاحب	للعہ/
۲۵	"	"	۱۰۹	خواجہ کمال الدین صاحب	سے/
۲۵	"	"	۱۸۳۹	مولوی احمد علی صاحب	سے/
۲۵	"	"	۵۳۹	محمد عمر صاحب	عا/
۲۵	"	"	۷۷۹	غلام شاہ صاحب	عا/
۲۶	"	"	۳۷۸	تاج محمود صاحب	عہ/
۹ دسمبر ۱۹۰۷ء			۱۷۰۳	ولی داد صاحب	عہ/ ۸/
۹	"	"	۱۸۱۸	غلام محی الدین صاحب	۱۲/
۹	"	"	۱۸۵۲	عمر حیات صاحب	عہ/
۹	"	"	۱۲۵۳	عبدالکریم صاحب	عا/ ۸/
۹	"	"	۱۶۵	منشی اللہ دتا صاحب	عہ/
۹	"	"	۸۰۲	گلاب خان صاحب	سے/
۹	"	"	۱۸۴۵	علی محمد صاحب	سے/
۹	"	"	۱۸۳۱	نیاز محمد صاحب	سے/

ضرورت نکاح

۵ - مدد خان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مدد خان ایک نیک اور نوجوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت معرفت اڈیٹر ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۴ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے۔ مگر چھ سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان آئے تھے اور تب سے اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے۔ اور آئیندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں۔

۹ - گولیکی کا ایک خوش شکل ۲۶ سالہ احمدی کاشتکار گجرات گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

۱۰ - میرے ایک دوست کی لڑکی عمر قریباً گیارہ سال کیواسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ بدین شرائط لڑکا احمدی۔ صحیح النسب مغل انٹرنس پاس عمر ۱۶ اور ۲۰ سال کے درمیان ہو۔

الراقم - ن - د - خط و کتابت معرفت اڈیٹر بدر ہو۔

۱۱ - ضلع گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ میں سے مندرجہ ذیل اوصاف کا لڑکا چاہیئے۔ مخلص احمدی۔ والدین احمدی۔ قوم کا درزی خوبصورت عمر ۱۸ یا ۱۹ سال خواندہ۔ خواہ ملازمت یا دستکاری کا کام کرتا ہو بہرصورت خواندہ ہو۔ آمدنی ۔ روپیہ ماہوار سے اوپر ہو خط لفافہ ہو

المشتہر

عبداللہ درزی احمدی۔ جھنڈو ساہی مسکہ سیالکوٹ

مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر ایجنسی سے خریدو

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباہلہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸ر

الوصیۃ — مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے۔ اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

نور الدین — مصنفہ علامۂ دوران حضرت حکیم الامۃ دھرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۱۰ر

غلامی اور عصمت انبیاء — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب پنشنر سابق ہیڈ نقشہ نویس پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں۔ متفرق مضامین کو یکجائی طور سے بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔

قیمت غلامی ۳ر عصمت انبیاء ۲ر

البرہان الصحیح فی تائید المسیح — [illegible]

براہین احمدیہ — یہ وہ لاجواب کتاب ہے۔ جس نے تمام مذاہب باطلہ پر اتمام حجت کر دی۔ اس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار روپیہ انعام مقرر ہے۔ احمدی اور غیر احمدی سب کے لئے مفید ہے۔ چونکہ اس میں جو پیشگوئیاں ہیں وہ اب پوری ہو رہی ہیں۔ اس لئے ہر ایک احمدی کے پاس اس کا ایک نسخہ ہونا ضروری ہے۔ نفیس کاغذ پر خوش خط چھاپی گئی ہے

مجلد ۱۲ر غیر مجلد ۵ر ولایتی کاغذ پر مجلد ۱۰

درثمین — مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت اقدس کی آجتک نظمیں اس میں مندرج ہیں اور ایسے طریق سے چھاپی گئی ہے۔ کہ آئیندہ جو نظمیں ہیں وہ بھی اس کے ساتھ شامل ہو سکیں گی۔

قیمت مجلد ۸ر۔ غیر مجلد ۶ر

سر الشہادتین — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۃ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہائت لطیف ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت ا ر

نظم مستورات — مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۱ر

اختیار الاسلام — مصنفہ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نومسلم آریہ مذہب کے رد میں۔ ایک گھر کے بھیدی کی تحریر قابل دید ہے۔

حصہ سوم قیمت ۷ر

حیرت کی حیرانی — مصنفہ ماسٹر عبد العزیز صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ہر دو جلد ۹ر

جام شہادت — مصنفہ جناب ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب مرحوم کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ۱ر

کامن احمدی — مصنفہ غلام رسول صاحب راجیکے پنجابی نظم۔ قیمت ۱ر

آنہ ڈکشنری — طالب علموں کیلئے نہائت مفید ہے۔ قیمت ا ر

کامن احمدی — اللہ داد والے۔ قیمت ۱ر

سراج الحق — مصنفہ پیر سراج الحق صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں امام ابو حنیفہ کے مذہب کے رُو سے بہت سی لطیف باتیں لکھی ہیں۔ قابل دید ہے۔ حصہ چہارم و پنجم۔ قیمت ا ر

شہادت آسمانی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فیضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب قیمت ۱ر

رویائے صالحہ — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود با وجود کے لئے ضروری ہیں۔

قیمت ۴ر

مجموعہ ازالۃ الوسواس — مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ مخالفین کے دقیق اعتراضات کے جواب اور بٹالوی کے ابن صیاد ثانی ہونے کا ثبوت دیا ہے اور قابل دید ہے۔

قیمت ۴ر

السر المکتوم — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی قرآن مجید خصوصاً بائبل سے حضرت اقدس کی مدلل تائید۔ قیمت ۲ر

اعجاز احمدی — مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں۔ قیمت ا ر

لیکچر لاہور — [illegible]

فتح الدین — [illegible]

بدر پریس قادیان میں میاں معراج دین عمر کے لئے چھاپا گیا۔